REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP3

جلد ۳۳ — شمارہ ۳۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516

۲۶ جولائی ۱۹۸۴ء — ۲۶ وفاء ۱۳۶۳ ہش — ۲۶ شوال ۱۴۰۴ ھ

اخبارِ احمدیہ

ربّان الہر

قادیان : ۲۲ وفاء (جولائی) - سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بذریعہ ڈاک آمدہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہنوز لندن میں ہی قیام فرما ہیں - اور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں - الحمد للہ۔

احباب، اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، قدم قدم پر تائید و نصرتِ الٰہی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان : ۲۲ وفاء (جولائی) - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی طبیعت بدستور ناساز چلی آرہی ہے - احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دُعائیں جاری رکھیں۔

● اسی طرح حضرت بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی صحت بھی دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہے - احباب سے محترمہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

● مقامی طور پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلّمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ؛

علاقہ ورنگل (آندھرا) میں توسیعِ تبلیغ کیلئے حضور ایدہ اللہ کا اہم ارشاد

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے مالی تعاون اور وقفِ عارضی کی اپیل

از محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ سُن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ آندھرا میں ضلع ورنگل کے علاقہ میں سعید رُوحوں کا بڑے زور سے احمدیت کی طرف رجوع ہوا ہے - اور نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ سینکڑوں سعید رُوحوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی ہے جن کے نتیجہ میں ---- "احمدیہ صوبائی تبلیغی کمیٹی" ---- باقاعدہ پروگرام کے ماتحت نئی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی اُمور سرانجام دے رہی ہے - اور نئے بیعت کنندگان کی تربیت اور اُن کے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام کیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ورنگل (آندھرا) کے علاقہ میں توسیعِ تبلیغ کی رپورٹ پیش ہونے پر خوشنودی کے اظہار کے ساتھ حضور نے فرمایا :-

"الحمد للہ ثم الحمد للہ - اب اِس حرکت کو رُکنے نہیں دینا - تمام ہندوستانی جماعتوں کی توجہ اِس طرف مرکوز کر دیں۔ اور شدّھی کی رُوح کے ساتھ ہندوستانی جماعتیں اِس نیک کام میں حصہ لیں - اِس کے لئے خصوصی چندہ کی تحریک بھی کی جائے تاکہ زائد اخراجات پورے کئے جاسکیں"۔

حضور اِن ابتلاؤں کے دَور میں تبلیغ کو وسعت دینے اور جماعتی تربیت فرمانے کے لئے بڑے زور سے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں - تاکہ اللہ تعالیٰ اِس بڑے ابتلاء کے نتیجہ میں جماعت کو غیر معمولی ترقی اور فتح عطا فرمائے۔

لہٰذا احباب و جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مخیّر دوست اور جماعتیں ورنگل (آندھرا) کے علاقہ میں توسیعِ تبلیغ کی غرض سے فنڈ فراہم کریں۔ کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہندوستانی جماعتیں بھی اِس نیک کام میں حصہ لیں اور انہیں خصوصی چندے کی تحریک کی جائے۔ اِس کے لئے دفتر محاسب میں امانت "تبلیغ علاقہ ورنگل آندھرا" قائم کی جارہی ہے۔ اِس لئے احباب و جماعتیں بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان عطیات ارسال فرمائیں تاکہ علاقہ ورنگل کی تبلیغی و تربیتی مہم کو تیز کیا جاسکے۔

(۲) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ---- "شدّھی کی رُوح کے ساتھ ہندوستانی جماعتیں اِس کام میں حصہ لیں"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں مسلمانانِ ملکانہ میں شدّھی کے قلع قمع کے لئے تحریک چلائی گئی تھی اور جماعت کے بوڑھوں، نوجوانوں، تعلیم یافتہ ڈاکٹر۔ کاروباری لوگ، غرض سب نے رضاکاروں کے طور پر علاقہ ملکانہ میں جاکر خدمات انجام دی تھیں۔ اسی طرز پر حیدر آباد آندھرا میں موزون جگہ پر مرکز قائم کرکے "صوبائی تبلیغی کمیٹی" کے زیر انتظام دو دو، تین تین، چار چار۔ پانچ پانچ افراد پر مشتمل وفود اِس علاقہ میں تبلیغی مہم کو تیز تر کرنے بالخصوص نئی جماعتوں میں تبلیغ و تربیت کے لئے وفود بھجوانے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ (باقی صلا پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اِس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا - احباب اِس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ ر وفاء ۱۳۶۳ ہش

لاہور ہائی کورٹ کا متضاد موقف

پُرامن اور خوشگوار انسانی معاشرہ کی تعبیر چونکہ ایک عادلانہ اور منصفانہ نظامِ حکومت کے بغیر ممکن نہیں۔ اِس لئے اسلام نے جابجا مختلف پیرایوں میں مُسلمانوں کو اپنے اندر عدل و انصاف کے اعلیٰ اور قیمتی جوہر نُمایاں کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں عدل و انصاف کے اہم تقاضوں کو پُورا کرنے کے لئے جہاں مُسلمانوں کو یہ تاکید فرماتا ہے کہ

وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (نساء: ۹ع)

یعنی جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو ـــــ وہاں عدل و انصاف کے معاملہ میں کسی قسم کے اِمتیاز اور جانبدارانہ رویّہ اختیار کرنے سے مُجتنب رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کو یہ تلقین بھی فرماتا ہے کہ:۔

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا. اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (مائدہ: ۲ع)

یعنی تم اللہ کی خاطر انصاف کو قائم کرنے والے بنو اور اس معاملہ میں کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف کو ترک کر دو۔

قرآنِ کریم کی اِن واضح اور تاکیدی ہدایات کی موجودگی میں اسلامی حکومت کے نظامِ عدل و انصاف کی ذمّہ داریاں دوچند ہو جاتی ہیں جنہیں کسی بھی صُورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ـــــ!!

مگر ـــــ افسوس! کہ مملکتِ خُداداد پاکستان جسے اُس کے موجودہ فوجی حکمران بزعم خود اسلام کا قلعہ اور نظامِ مصطفیٰ کا علمبردار قرار دیتے نہیں تھکتے، وہاں قُرآنِ حکیم کے اِن صریح اور واضح احکام کی جس دیدہ دلیری کے ساتھ خلاف ورزی ہو رہی ہے اُس کا اندازہ اِس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج وہاں مُلکی آئین کی وفادار ایک پُرامن رُوحانی جماعت ـــــ "جماعتِ احمدیہ" کے بےگناہ افراد کو نہ صرف عام بُنیادی انسانی حقوق سے یکسر محروم کر دیا گیا ہے بلکہ اپنی اِس بے کسی اور مظلومیت کی فریاد رسی کے لئے اُن پر عدالتوں کے دروازے بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔ اِس اجمال کی انتہائی دردناک تفصیل خود پاکستانی اخبار روزنامہ "صَبَاحُ الْخَيْر" لاہور مجریہ ۱۳ر جون ۱۹۸۴ء کے مطابق کچھ اِس طرح ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف حالیہ صدارتی آرڈیننس جاری ہونے کے معاً بعد جہاں اُس کے شورہ پُشت مخالفین کی طرف سے اندھا دھند طریق پر چنیوٹ۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گگھڑ۔ گوجرانوالہ اور متعدد دُوسرے مقامات پر ماتحت عدالتوں میں سراسر جھوٹے اور بےبُنیاد مقدمات دائر کر کے افرادِ جماعت کو بے جا طور سے پریشان اور ہراسان کیا جا رہا ہے۔ وہاں جماعتِ احمدیہ کے دو اراکین یعنی مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ساکن لاہور اور مکرم محمد اسلم صاحب ساکن قصُور کی طرف سے حالیہ آرڈیننس کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں دائر کردہ دو علیحدہ علیحدہ رِٹ درخواستیں عدالتِ عالیہ کے فاضل جج مسٹر جسٹس اے۔ ایس۔ سلام نے اِس حکم کے ساتھ واپس کر دی ہیں کہ:۔

"اِس قسم کی درخواستوں کی سماعت کا اختیار ہائی کورٹوں کے دائرۂ اختیار میں نہیں"

واضح رہے کہ مذکورہ رِٹ درخواستوں میں یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ صدرِ پاکستان کا حالیہ آرڈیننس چونکہ آئین کی دفعات ۲۰، ۸۹، بین الاقوامی اِنسانی حقوق کے چارٹر (آرٹیکل ۱۸) اور خود بانیٔ پاکستان کی ۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں کی گئی تقریر کے صریحاً منافی ہے اِس لئے اسے کالعدم قرار دیا جائے ـــــ!!

کس قدر افسوس اور تعجب کا مقام ہے کہ جن مقدمات میں جماعتِ احمدیہ کی حیثیت مدّعا علیہ کی ہے اُن کی سماعت کا اختیار تو ملک کی ماتحت عدالتوں کو بھی ہو۔ مگر جو رِٹ درخواست بحیثیت مدّعی کسی احمدی کی طرف سے دائر کی گئی اُس کی سماعت سے لاہور ہائی کورٹ جیسی اعلیٰ عدالتیں بھی عاجز آجائیں۔ بالخصوص ایسی صُورت میں جبکہ ماضی میں خود یہی عدالتِ عالیہ آغا عبدالکریم شورش کاشمیری کی طرف سے دائر کردہ ایک مقدمہ میں اپنا یہ تاریخ ساز فیصلہ صادر کر چکی ہو کہ:۔

"احمدیوں کو بحیثیت پاکستان کے شہری ہونے کے دستورِ پاکستان کی رُو سے اُسی قسم کی آزادی حاصل ہے کہ وہ اِس بات کا اقرار و اعلان کریں کہ وہ اِسلام کے دائرہ کے اندر ہیں۔ یہ امر ہمارے نزدیک بعید از فہم ہے کہ سائل دوسروں کو وہ حق دینے سے انکار کرے جس حق کا وہ خود کو مستحق قرار دیتا ہے۔ یقیناً احمدیوں کو خوفزدہ کر کے ایسا نہیں کیا جا سکتا۔"

(پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۶۹ء ص۲۸۹)

لاہور ہائی کورٹ کے سابقہ اور موجودہ موقف میں پایا جانے والا یہ افسوسناک تضاد کیا اِس امر کو واضح نہیں کرتا کہ آج پاکستان کے فوجی اربابِ حل و عقد نے جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں وہاں کے پریس، ریڈیو، ٹیلیویژن اور دُوسرے ذرائعِ اِبلاغ کی آزادی ہی سلب نہیں کی بلکہ نظامِ عدل و انصاف کا بھی گلا گھونٹ کر رکھ دیا ہے ـــــ!!

ہُوئی جن سے توقع خستگی کی داد پانے کی
وہ ہم سے بھی زیادہ کُشتۂ تیغِ سِتم نکلے

خورشید احمد انور

محترم نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

قادیان: ۲۱ر وفاء (جولائی) ـــــ بدر مجریہ ۱۹/۷/۸۴ کے ذریعہ ہم اپنے قارئین تک انتہائی رنج اور گہرے دِلی دُکھ کے ساتھ یہ افسوسناک اطلاع پہنچا چکے ہیں کہ محترم نوابزادہ مسعود احمد خاں صاحب خلف حضرت نواب محمد علی خان صاحب و حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعارضہ قلب مورخہ ۱۴/۷/۸۴ کو صبح چار بجے کراچی میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز آپ کا جنازہ فیصل آباد تک بذریعہ طیارہ اور وہاں سے ربوہ لایا گیا۔ اور ۱۴/۷/۸۴ کو عشاء کی نماز کے بعد آپ کی تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی۔ بوقتِ وفات آپ کی عُمر تقریباً ستر سال تھی۔ آپ نہایت درجہ دیندار، دُعاگو، سلسلہ کے لئے بے پناہ غیرت اور خدمتِ دین کا بھرپور جذبہ رکھنے والے نیز محنت و مشقت کے خُوگر انتہائی بزرگ، اور قیمتی وجود تھے۔

محترم نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب مرحوم کی شادی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ سیّدہ طیبہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ جس سے آپ کے دو فرزند محترم نوابزادہ محمود احمد خان صاحب مقیم کراچی اور محترم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب ایم ایس سی واقفِ زندگی حال مشنری انچارج سوئٹزرلینڈ نیز تین صاحبزادیاں یعنی محترمہ نصرت جہاں صاحبہ مقیم عراق۔ محترمہ امۃ الواسع رضا صاحبہ مقیم مغربی افریقہ اور محترمہ امۃ الناصر صاحبہ مقیم لاہور آپ کی نیک یادگار ہیں۔

واضح رہے کہ محترم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے بڑے داماد ہیں جو اپنے والدِ محترم کی تشویشناک علالت کی خبر ملتے ہی بذریعہ طیارہ زیوریچ (سوئٹزرلینڈ) سے کراچی پہنچ گئے تھے ـــــ اِدارہ بدر اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ محترم نوابزادہ صاحب مرحوم کی خالہ جان حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، آپ کی اہلیہ محترمہ سیّدہ طیبہ بیگم صاحبہ، جملہ صاحبزادگان و صاحبزادیوں، ہمشیرگان حضرت نُور زینب صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ، محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ اہلیہ بریگیڈیئر ریٹائرڈ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہے کہ مولا کریم محترم نوابزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

یقین رکھیں کہ لازماً آپ ہی غالب رہیں گے اور لازماً آپ کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے لیکن آپ کو کبھی نہیں مٹا سکیں گے

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ

جب بھی مقابلہ ہوگا آپ کے ہتھیار اور ہوں گے اور آپ کے دشمن کے ہتھیار اور ہوں گے

سب سے قوی اور سب سے مضبوط اور سب سے زیادہ گہرا اثر کرنے والے ہتھیار صرف دعا کے ہتھیار ہیں!

یہ وہ ہتھیار ہیں جن کی سب سے زیادہ پریکٹس رات کو ہوا کرتی ہے تہجد کے وقت میں جبکہ ساری دنیا سوئی ہوئی ہوتی ہے

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو ان ہتھیاروں کا مقابلہ کر سکے!!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۶ شہادت ۱۳۶۳ ہش مطابق ۶ اپریل ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مذکورہ خطبہ جمعہ چونکہ روزنامہ الفضل ربوہ کے ذریعہ ہمیں موصول نہیں ہوا لہٰذا بذریعہ کیسٹ اسے ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اور ادارہ بدر افادۂ احباب کی خاطر اپنی ذمہ داری پر اس خطبہ کو شائع کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:—

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ آیت: ۱۲-۱۳)

اور پھر فرمایا:—

مذہب کی تاریخ کے مطالعہ سے خصوصاً اس تاریخِ مذہب کے مطالعہ سے جس کو قرآن کریم نے محفوظ فرمایا ہے، یہ پتہ چلتا ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کو مامور کیا جاتا ہے اور بنی نوعِ انسان کی اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے تو اس بات سے قطع نظر کہ وہ صاحبِ شریعت ہو یا بغیر شریعت کے آیا ہو۔ آزاد نبی ہو یا کسی

بلند تر بالا تر آقا کا غلام

ہو۔ لازماً دنیا اس وقت ایک ہی دعوے کو پیش کرتے ہوئے دو مختلف گروہوں میں بٹ جاتی ہے۔ اور دونوں گروہ ایک ہی مقصد بیان کرتے ہیں۔ ایک ہی سمت جانے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ لیکن رستے الگ الگ بیان کرتے ہیں اور چلنے کے طریق بھی مختلف بیان کرتے ہیں۔ اور اس وقت دنیا بڑے شش و پنج میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ ایک ہی نام سے اٹھنے والی دو آوازوں میں سے کس کی پیروی کریں۔ دونوں خدا ہی کی طرف بلاتے ہیں۔! دونوں خدا ہی کے نام پر ایک تعلیم دیتے ہیں۔ اور سننے والے ناسمجھ، حیران و ششدر دونوں طرف کی باتیں سنتے اور بعض اوقات فیصلہ کرنے کے اہل نہیں پاتے اپنے آپ کو۔ وہ کہتے ہیں کہ دونوں وہی باتیں کہتے ہیں خدا کے نام پر اور مقدس لوگوں کے نام پر اور اصلاح کے نام پر اور امن کے نام پر۔ اور دونوں ایک دوسرے سے اتنے دور اور اتنے متحارب ہیں کہ سمجھ نہیں آتی کہ کس کے پیچھے چلیں۔ اور کس کے پیچھے نہ چلیں۔ ایسے ہی ایک مناظرے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اور جب ان کو کہا گیا کہ

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

کہ دیکھو زمین میں فساد برپا نہ کرو۔ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ انہوں نے کہا کہ یقیناً ہم ہی تو ہیں وہ جو اصلاح کرنے والے ہیں تم الٹا ہمیں نصیحت دیتے ہو [illegible] تو اصلاح کی غرض سے کھڑے ہوئے ہیں [illegible] اصلاح کریں گے [illegible]۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ قرآن کریم فرماتا ہے ان کو جواب دو

خبردار! وہی ہیں جو مفسد ہیں

وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اس بات کی عقل نہیں رکھتے۔ تو معلوم یہ ہوا کہ لاشعوری طور پر بھی بعض دفعہ فساد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یعنی بظاہر [illegible] بڑے زور اور قوت اور شدت کے ساتھ اصلاح کے دعوے کرتا ہے لیکن عملاً فساد کی تعلیم دے رہا ہے ان دو گروہوں کے درمیان مابہ الامتیاز کیا ہے؟ کیسے سمجھا جاتا ہے کہ کونسا گروہ واقعی مصلحین کا گروہ ہے اور کونسا گروہ فی الحقیقت مفسدین کا گروہ ہے۔ یہ ہے وہ سوال جو ہمیشہ اٹھتا رہا اور آج بھی اسی قسم کا سوال دنیا کے سامنے درپیش ہے۔ قرآن کریم

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۲ راجندرا سرائے۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون: 27-0441

گرام: "GLOBEXPORT"

اِس کا جواب مذاہب کی تاریخ کی شکل میں دیتا ہے۔ دلائل سے بڑھ کر گزشتہ انبیاء [illegible] اور اُن کے مخالفین کے واقعات کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور انسانی عقل پر یہ [illegible] ہے کہ وہ پہچانے اور غور کرے اور یہ جاننے کی کوشش کرے کہ دونوں میں [illegible]

مُصلح کون ہے اور مُفسد کون ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے زمانے میں ان دو مختلف دعاوی کی بڑے زور کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے۔ بڑی شدت کے ساتھ کارزار گرم ہوا۔ اور دونوں طرف کی آوازیں دعوے کے لحاظ سے ایک تھیں۔ لیکن طریقِ کار کے لحاظ سے بالکل مختلف تھیں۔ مثلاً آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور آپؐ کے ساتھیوں کی اصلاح کے لئے جو دشمن نے منصوبے بنائے اور تعلیم دی وہ یہ تھی کہ ان کو بزورِ شمشیر اپنی ملت میں واپس لے آؤ۔ اس کے بغیر یہ مانیں گے نہیں۔ اِن کو گھروں سے نکال دو یا گھروں سمیت آگ لگا دو۔ اِن کی کمائیاں لُوٹ لو۔ اور اپنی ہر ملکیت سے ان کو محروم کرو۔ ان کے بائیکاٹ کرو۔ اور بکثرت فاقے کی سزائیں دو۔ اِن کو پانی کے لئے ترساؤ اور اِن کے بچّوں کو ذبح کرو اور ان کے بڑوں کو قتل کرو۔ ان کے گھروں ہی کو نہیں بلکہ خُدا کے نام پر جو یہ گھر بناتے ہیں ان کو بھی منہدم کردو۔ اور

اِن کی عبادت گاہوں کو مٹا ڈالو

تاکہ ان کو عبادت کرنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہ آئے نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ہم اصلاح کی غرض سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اِس لئے ہمارا فرض ہے، ہمارا دین ہمیں مجبور کرتا ہے کہ اصلاح کے نام پر یہ ساری حرکتیں کریں۔ اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم اور آپؐ کے ماننے والوں کو بھی ایک مقابلے کا طریق سکھایا۔ پس فرمایا: اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ۔ (سُورۃ الغاشیہ۔ آیت ۲۲ تا ۲۵) اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم، اصلاح کے نام پر یہ سارے ہتھیار لے کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں تیرے مقابلے کے لئے۔ یہ وہی ہتھیار ہیں جو پہلے بھی استعمال ہو چکے ہیں۔ اور پہلے بھی ناکام ہو چکے ہیں۔ اِس لئے ہم تجھے یہ بتاتے ہیں کہ تُو نے انبیاء کے ہتھیار کے سوا اور کوئی ہتھیار استعمال نہیں کرنا۔ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ تُو مقابل پر نیک نصیحت کرتا چلا جا۔ اور بڑی شدت سے کر۔ جتنے زور سے یہ شور و غوغا بلند کرتے ہیں، اتنا ہی زیادہ ان کو خدا کی طرف بلا۔ اور دعوت اِلی اللہ دے۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ تُو تو بنایا ہی مُذکر گیا ہے۔ تیری تو سرشت ہی یہ ہے کہ تُو نصیحت کرنے والا ہے۔ تجھے تخلیق اس طرح کیا گیا ہے کہ تذکیر کے سوا تیرا کوئی اور مقام خُدا نے مقرر نہیں فرمایا۔ پس پیغام پہنچاتا چلا جا۔ اور اپنے ماننے والوں کو بھی یہی ہدایت دے۔ اِسی مضمون کو قرآن کریم نے مختلف جگہ مختلف شکلوں میں بیان فرمایا۔ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے غلاموں کو خدا نے ایسی سرشت دی تھی، ایسی فطرت عطا فرمائی تھی، ایسا اُن کو مہذب بنایا اور ایسا ادب سکھایا کہ انہوں نے عمر بھر ایک ہی وطیرہ اختیار کئے رکھا کہ لوگوں کو

نیک باتوں کا حکم دیا کرتے تھے

اور بُری باتوں سے روکتے تھے۔ پس دیکھئے دونوں دعوے خُدا کے نام پر تھے جبراً مذہب کو تبدیل کرنے کا دعویٰ بھی خدا کے نام پر تھا اور جبراً مذہب کو تبدیل نہ کرنے کی ہدایت بھی خُدا ہی کے نام پر تھی۔ ایک طرف کہنے والے یہ کہتے تھے ہم مُصلح ہیں اور اصلاح کی وجہ سے ہمیں حق نصیب ہو گیا ہے کہ ہم جبراً ملتوں کو بدلنے والوں کو واپس ان ملتوں میں لوٹا دیں۔ اور ایک طرف خُدا ہی کے نام پر اور اصلاح کے نام پر یہ اعلان ہو رہا تھا

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ (سورۃ البقرۃ۔ آیت: ۲۵۷)

کہ دین کے نام کوئی جبر نہیں چلے گا۔ نہ اس طرف سے تمہاری جانب، نہ تمہاری طرف سے اِدھر ہماری جانب چلے گا۔ اور اگر کوشش کروگے تو ناکام رہے گا۔ وہ لوگ جنہوں نے رُشد کو پا لیا ہو۔ اُن کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ رُشد کو چھوڑ کر واپس لوٹ جائیں، ایسے کڑے پر اُن کا ہاتھ پڑ گیا ہے لَا انْفِصَامَ لَهَا جس سے علیحدگی اُس کے مقدر میں نہیں ہے اس کی طاقت میں نہیں رہی۔ ناممکن ہے۔ لَا انْفِصَامَ لَهَا سے زیادہ قوت کے ساتھ اس مضمون کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ گویا خُدا فرما رہا ہے، ناممکن ہے کہ یہ ہاتھ اُس کڑے سے الگ ہو جائے جس کڑے پر ڈال دیا گیا ہے۔ کیونکہ

یہ رُشد و ہدایت کا کڑا ہے

تو دیکھئے اصلاح کے نام پر کتنی مختلف تعلیم دی جا رہی ہے۔ ایک طرف عبادت گاہوں کو منہدم کرنے کی تعلیم دی گئی اسلام کے نام پر۔ اور ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم عیسائیوں کو یہ تحریر عطا فرما رہے تھے کہ فلاں جگہ کے عیسائی میری خدمت میں حاضر ہوئے ہیں میں اُن کو ایک تحریر دیتا ہوں۔ اور وہ تحریر یہ ہے کہ

ان کی عبادت گاہ کی طرف کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھے گا

اُن کی صلیب کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو اُس کا میرا اور میرے خدا سے کوئی تعلق نہیں۔ کتنا بڑا فرق ہے دو اصلاح کی آوازوں کے درمیان۔ ایک طرف اصلاح کے نام پر عبادت گاہوں کو ملیا میٹ کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے اور دوسری طرف خدا اور اصلاح کے نام کے اُوپر غیروں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اب اُس زمانے میں اگر مقابلہ ہو جاتا تو بڑی دلچسپ صورتِ حال سامنے آتی کچھ لوگ اصلاح کے نام پر مسجدیں گراتے ہوئے مارے جاتے اور کچھ لوگ اصلاح کے نام پر مسجدوں کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے۔ تو تاریخ کو کھول کھول کر خُدا نے بیان فرما دیا اور فیصلہ انسان پر چھوڑ دیا کہ اتنی کُھلی کُھلی تصویریں تمہارے سامنے ہیں

عنوان کے پیچھے کیوں چلتے ہو

کیوں نہیں دیکھتے کہ ان عناوین کے تابع کیا تصویریں بنائی جا رہی ہیں۔ ایک طرف نہایت مکروہ اور سیاہ اور تاریک اور گھناؤنی تصویر بن رہی ہے۔ اور ایک طرف روشن روشن اُجلے اُجلے منظر ہیں جو دن کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ ایک طرف تحریروں میں تاریکی اور سیاہی ہے دوسری طرف کی تحریروں میں حُسن ہے اور روشنی ہے اور خدا کا نُور ہے۔ تو کیوں تم نہیں پہچانتے پس یہ مقابلے تو ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ جاری رہیں گے۔ نہ مخالفین نے اپنی اصلاح کا طریق کبھی بدلا ہے نہ اُس سے توقع کی جاسکتی ہے۔ نہ خُدا کے نام پر آواز بلند کرنے والوں نے اپنا طریق کبھی ان کی وجہ سے بدلا ہے۔ نہ اُن سے توقع کی جاسکتی ہے۔ اس کا خلاصہ قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا، اِس تاریخ اور اس مقابلہ کا لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۔ کہ تمہارے لئے تمہارا دین ہے تو جو سمجھتے ہو کرو۔ لیکن میرے دین کو تم تبدیل نہیں کر سکتے۔

میرا دین ایک غیر مُبدّل دین ہے

یعنی میرا چلنے کا طریق۔ وہ مسلک جس پر میں قائم ہوں یہ مسلک اَزل سے اِسی طرح چلا آرہا ہے۔ کبھی تبدیل نہیں ہو سکا۔ کسی تلوار نے اِس مسلک کو تبدیل نہیں کیا۔ اور تمہاری طرزِ حیات، تمہارا مسلک بھی ایک غیر مُبدّل مسلک ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے نبوت کا آغاز فرمایا ہے۔ اِس دُنیا میں نبوت کے مخالفین ہمیشہ یہی طریق اختیار کرتے آئے۔

پس قرآن کریم جس تاریخ کو بیان فرماتا ہے وہ ایک غیر مبدّل تاریخ ہے۔ اُس میں کبھی کوئی تبدیلی آپ نہیں دیکھیں گے۔ ایک اللہ کی سُنّت ہے اور ایک اللہ کے مخالفین کی سُنّت ہے۔ اور دونوں سُنّتیں اپنی اپنی جگہ پر قائم چلی آرہی ہیں۔ اِس کے بعد انسان کا کام ہے یہ فیصلہ کرنا کہ دونوں میں سے صالح کون ہے مُصلح کون ہے، کون صلاح پر قائم ہے اور کون حقیقتاً دُوسرے کی اصلاح کر رہا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے تو کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ دو کُھلی کُھلی باتیں دیکھ کر اپنے لئے کون سی راہ آپ نے اختیار کرنی ہے۔ یہ تو ایک ایسی واضح اور کُھلی ہوئی بات ہے کہ اس میں کسی کو بتانے یا کہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ جب بھی مقابلہ ہوگا

آپ کے ہتھیار اَور ہوں گے

اور آپ کے دُشمن کے ہتھیار اَور ہوں گے۔ اور دُشمن کے ہتھیاروں کے ساتھ آپ نے اُن کا جواب نہیں دینا۔ بلکہ اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے ہتھیاروں کے ساتھ آپ نے دُشمن کا جواب دینا ہے۔ اور وہ ہتھیار سب سے قوی اور سب سے مضبوط اور سب سے زیادہ گہرا اثر کرنے والے ہتھیار دُعا ہی کے ہتھیار تھے۔

پس میں جماعت کو خصوصیت کے ساتھ آج دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دیکھیں جب خطرات پیدا ہوتے ہیں تو لوگ سرحدوں کی حفاظت کیا کرتے ہیں۔ جب خطرات پید

ہوسکتے ہیں تو لوگ فوجوں کو تیار ہونے کا حکم دیتے ہیں۔ اُن کی چھٹیاں بھی منسوخ کر دیتے ہیں۔ جب خطرات پیدا ہوتے ہیں تو توپیں توقع رکھتی ہیں کہ اپنے حقوق کو بھی چھوڑ دیں گے۔ اور وقت کے لحاظ سے قربانی کریں۔ پھر لوگ اپنے ہتھیاروں کو نکالتے ہیں۔ اُن کو مانجھتے ہیں اُن کو صیقل کرتے ہیں۔ اُن کو چمکاتے ہیں۔ اگر پریکٹس چھوڑ دی تھی تو پریکٹس شروع کر دیتے ہیں اُن کو چلانے کی۔ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے۔ اگر اپنی حدود کا دفاع مقصود ہو تو یہی طریق ہے۔ ہاں ہتھیار الگ الگ ہیں سب کے۔ تو ہمارے وہ ہتھیار کون سے ہیں جنہیں ہمیں اب نکال لینا چاہیئے باہر، اگر پہلے نہیں نکلے ہوئے تھے۔ اُن کو بھی نکال لینا چاہیئے جو اُن سے غافل تھے اور اپنے صندوقوں میں بند کر کے اُن کو رکھا ہوا تھا۔

نکالیں اور اُن کو چمکائیں

اور ان کے استعمال کی پریکٹس شروع کریں۔ اور یہ وہ ہتھیار ہیں جن کی سب سے زیادہ پریکٹس رات کو ہوا کرتی ہے، تہجد کے وقت میں جبکہ ساری دنیا سوئی ہوئی ہوتی ہے۔ اُس وقت مسلمان رجمینٹیشن ہو جاتی ہے مسلمان فوجیں رات کو اپنے خدا کے حضور کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور اُن ہتھیاروں کو استعمال کرنے کی خوب پریکٹس کرتی ہیں۔ بڑی کثرت کے ساتھ اُن کو استعمال کرتی ہیں۔ اور پھر جب وقت آتا ہے تو یہی ہتھیار اُن کے کام آتے ہیں۔ اور مخالف کے سارے ہتھیار ناکام ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان ہتھیاروں میں سے بڑا اور سب سے اہم ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اللہ کی تحمید کرنا۔ اب دیکھیں

کتنا مزیدار مقابلہ ہوگا ہمارا

ایک طرف سے بڑی گندی گالیاں دی جا رہی ہوں گی۔ اور دوسری طرف سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کی آوازیں بلند ہو رہی ہوں گی۔ دن کو بھی اور رات کو بھی۔ ہر شہر سے جہاں احمدی بستے ہیں، ہر گلی سے جہاں احمدی رہتے ہیں، ہر گھر سے جو احمدیوں سے آباد ہے، ہر گالی کے جواب میں سُبحان اللہ و بحمدہٖ سُبحان اللہ العظیم کی آواز بلند ہو رہی ہوگی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب وہ گالیاں دیں گے تو آپ کا ہتھیار کیا ہے؟ اب کہیں گے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اس کو کہتے ہیں مقابلہ۔ کتنا شاندار مقابلہ ہونے والا ہے۔ خوب آپ کو ایکتا ثبت ہو جانا چاہیئے اس مقابلہ کے لئے۔ خوب اچھی طرح تیار ہو جانا چاہیئے

پس ہر گالی کے جواب میں ایک درود بھیجیں آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کی آل پر۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ کی آل کا سب سے زیادہ حق کون سا وجود ہے۔ کون ہے جو آپ کی آل کہلانے کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ پس اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

ہماری اُن گالیوں کا جواب ہے

جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیتے ہیں یا دیں گے۔ پھر ان دو باتوں کے بعد یعنی تسبیح و تحمید اور درود کے بعد پھر دوسری دعائیں ہیں۔ یہ بھی وہی ہتھیار ہیں جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائے ہیں۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں ان کی تربیت دی ہے۔

دوسری دعا جس کو خصوصیت سے کرنا چاہیئے وہ یہ ہے یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ۔ کہ اے حفاظت کرنے والے ہم پر حملہ ہو رہا ہے چاروں طرف سے اور تیرے نام پر حملہ ہو رہا ہے۔ ہم کمزور ہیں۔ لیکن جانتے ہیں کہ تو عزیز ہے۔ غالب ہے اور قدرت والا ہے۔ اور تیرے مقابل پر کوئی جیت نہیں سکتا۔ پس اے حفاظت کرنے والے ہم تجھے پکار رہے ہیں۔ اور اے غالب و قدرت والے خدا ہم تجھے پکار رہے ہیں۔ اور اے رفیق، اے ہمارے دوست اور ہمارے ساتھی! ہم تجھے پکار رہے ہیں۔ تیرے سوا آج کوئی ہمارا دوست نہیں ہے۔ اور کوئی نہیں ہے جو ان خطرات سے ہمیں بچا سکے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

یہ زندگیاں لوٹنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ مگر ہمارا تو تجھ سے تعلق ہے۔ اے حیّ خدا! جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور جس سے زندگی کے چشمے پھوٹتے ہیں، وہ خود بھی قائم ہے اور دوسروں کو بھی قائم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اے قیوم! ہم تجھ سے اپنا تعلق جوڑتے ہیں، تو ہمیں قائم رکھ اور تو ہمیں قیام بخش۔ اور ہماری زندگی کو غیروں کے حملے سے بچا۔ اور وہ اس سے جتنا چھوٹا کرنا چاہتے ہیں تو اسے اتنا ہی لمبا کر دے۔ کیونکہ تیری زندگی تو ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پس قومی لحاظ سے ہم جب تجھ سے تعلق جوڑتے ہیں تو ہماری زندگی بھی تیری زندگی جیسی ہو جانی چاہیئے [illegible] تیرے بندوں پر جو تیری جماعت [illegible] آنی چاہیئے۔ برحمتک [illegible] نَسْتَغِیْثُ۔ ہم تیری [illegible] گنہگار ہیں۔ ہم تیری رحمت کے حضور فریاد کرنے آئے ہیں۔ نَسْتَغِیْثُ [illegible] فریاد کرتے ہیں۔ تیری دہائی دیتے ہیں۔ اے خدا ہم تیری رحمت کے بھکاری ہیں اور فریاد کرنے کے لئے حاضر ہو گئے۔ تجھے تیری حفاظت کی یاد دلانے کے لئے تجھے تیری عزت کی یاد دلانے کے لئے اور تجھے تیری رفاقت کی یاد دلانے کے لئے، پس اے حیّ و قیوم آ! اور ہمارا ساتھی بن ــــ!!

پھر ایک دعا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

یہ اسم اعظم ہے

گویا کہ ایسی طاقت والی دعا ہے جو ہر مصیبت حال میں کام کرتی ہے۔ ہر مرض کی دوا ہے اور وہ دعا ہے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اس کو اگر قومی طور پر کیا جائے تو رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ کی بجائے رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔ کہ اے خدا تو ہمارا ربّ ہے اور

ہر چیز تیری خادم ہے

کوئی بھی کائنات کا ایسا وجود نہیں جو تیرے قبضۂ قدرت سے باہر ہو۔ پس جب ہر چیز تیری خادم ہے تو ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور جس آقا کے ہم غلام ہیں ایسا کر کہ ہر وہ چیز جو اُس آقا کی غلام ہے وہ ہماری غلام بنا دی جائے۔ ہماری خدمت پر مامور ہو جائے۔ یعنی تیری کائنات کی ساری طاقتیں ہمارے لئے وقف ہو جائیں۔ ہماری حفاظت کے لئے وقف ہو جائیں۔ فَاحْفَظْنِیْ میری حفاظت فرما۔ وَانْصُرْنِیْ اور میری نصرت فرما۔ وَارْحَمْنِیْ اور مجھ پر رحم فرما۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا۔ اے خدا ہمارے گناہ بخش دے ایسا نہ ہو کہ ہمارے گناہ حائل ہو جائیں ہماری مغفرت کے بیچ اور تیری نصرت کے درمیان۔ ایسا نہ ہو کہ ہم تیری نظر میں حقدار ہی نہ رہیں ہم اس حفاظت اور رفاقت کے جس کے ہم تجھ سے طلبگار ہیں۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا آج تو خطروں کے دن ہیں۔ آج تو بخششوں کے دن ہیں۔ آج تو صرف نصرت کے دن ہیں۔ جو کچھ ہو رہا ہے تیرے نام پر ہو رہا ہے۔ اور تیری وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمارے گناہوں کو آج بھول دے، آج ہمارے گناہوں پر نظر ڈالنے کے دن نہیں ہیں۔ وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا۔ ہم نے بہت زیادتیاں کی ہیں اپنی جانوں پر۔ ایسے کام کئے ہیں جن سے جانیں ہلاک ہو جایا کرتی ہیں مگر آج ان باتوں کا بھی دن نہیں کہ ان چیزوں کو گنا جائے۔ آج تو یہ دن ہے کہ

ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

ہمارے قدموں کو ثبات بخش۔ ایسی قوت عطا فرما کہ پیچھے ہٹنے کا نام نہ جانیں۔ وَانْصُرْنَا اور ہمیں غلبہ عطا فرما عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ اُن لوگوں پر جو تیرے پیغام کے منکر ہیں۔

پھر یہ دعا کریں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اے ہمارے خدا! اے ہمارے ربّ! اے اللہ! اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ اُن کے سینوں میں ہم تو کوئی رُعب داخل نہیں کر سکتے۔ لیکن تجھے رکھتے ہیں ان کے سینوں میں۔ تو ہر سینے میں داخل ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو قوت اور شان اور ہیبت کے ساتھ اُن کے سینوں میں اُتر۔ اور وہی کرنے پر مجبور کر جو تو چاہتا ہے۔ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اور ان کے سینوں سے جو ارادے بد اعمالیں کر پھوٹیں گے اور شر بن کر ہم پر پڑنے والے ہیں اُن شرور سے ہم تیری حفاظت میں آتے ہیں۔ یعنی شر کے مبدء پر بھی پکڑ لے ان کو۔ اور شر جن پر پڑنے والا ہے اُن کے اور ان کے درمیان بھی حائل ہو جا۔ کیسی کامل دعا ہے۔ یعنی شر پہلے سینوں سے پھوٹا کرتا ہے وہاں جنم لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا کہ یہ دعا کیا کرو اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ۔ اے خدا! وہاں سے پکڑ جہاں سے شر پھوٹ رہا ہے۔ جہاں جنم لے رہا ہے۔ اگر اُن سینوں میں تو داخل ہو گیا تو شر رحمت میں تبدیل ہو جائے گا شر کا باقی کچھ نہیں رہے گا۔ اس لئے جن سینوں میں خدا داخل ہو جائے وہاں سے توفیق ہی نہیں پا سکتی شر کو کہ وہاں سے نکلے۔ اور دنیا میں فساد برپا کرے۔ اور اگر کچھ بدبخت ایسے

ہو لیکن جن کے سینے تیرے لئے بند ہیں۔ یعنی خدا زبردستی چاہے تو ہر سینے میں جا سکتا ہے۔ لیکن اس نے بھی ایک اپنا قانون مقرر فرمایا ہوا ہے کہ بعض سینے جو بدبختی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں ان میں خدا نہیں اترا کرتا۔ تو ایسی صورت میں پھر ہمارے اور ان شریروں کے درمیان حائل ہو جا۔ جو ان سینوں سے پھوٹ کر پھر بداعمالی میں تبدیل ہو جایا کرتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا کریں کہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا۔ اے خدا! ہم تجھ سے یہ کہتے ہیں کہ

غیروں کے سینوں میں اتر جا

اور ان کی اصلاح فرما دے۔ تو کیسے ہو سکتا ہے ہم اپنے دلوں اور اپنے سینوں کو بھول جائیں۔ اے خدا! لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا اے ہمارے رب! یہ نہ ہو کہ ہم غیروں کی اصلاح کی فکریں ہوں اور ہمارے ہی دل بگڑ جائیں۔ ہمارے دلوں کو کسی حال میں نہیں بگڑنے دینا۔ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا۔ اس واقعہ کے بعد کہ تو نے محض اپنے فضل سے ہمیں ہدایت عطا فرما دی ہے۔ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ہمیں تیری رحمت کی ضرورت ہے جو تیری طرف سے آئے۔ یعنی صرف رحمت عطا نہیں فرمایا بلکہ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً میں

بہت ہی زیادہ پیار کا اظہار ہے

اور غیر کی نفی کی گئی ہے۔ ہمیں کسی غیر کی رحمت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ دنیا میں کوئی ہم پر رحم کھائے یا نہ کھائے ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ تو بہت ہی بار بار رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا وجود ہے۔ پس ہم پر رجوع بہ رحمت ہو۔

پس یہ وہ ہتھیار ہیں جو ہمارے ہتھیار ہیں۔ کچھ احمدی ایسے ہیں جو تنگی ہو یا آسائش ہو دن ہو یا رات ہو ہمیشہ مستعد رہتے ہیں۔ امن کی حالت میں بھی

وہ راتوں کو اٹھتے ہیں

اور دعائیں کرتے ہیں۔ اور ان کی یہ عادت ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ لیکن کچھ قوم کا حصہ ایسا بھی ہوا کرتا ہے وہ اس وقت تک اپنے ہتھیاروں کو نکالنے اور صاف نہیں کرتے جب تک کہ خطرات سر پر منڈلانے نہ لگیں۔ پس آج ایسا وقت ہے جماعت پر کہ ہر مرد و زن ہر بوڑھے اور بچے کو اپنے ہتھیاروں کو اٹھا لینا چاہیئے اور صاف کرنا چاہیئے۔ اور چمکانا چاہیئے۔ اور جیسا کہ وقت خدا نے ہمیں عطا فرمایا ہے

پانچ نمازوں کے علاوہ

خصوصیت کے ساتھ راتوں کو تہجد میں اٹھ کر ان ہتھیاروں کو استعمال کریں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو ان ہتھیاروں کا مقابلہ کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو آپ فرماتے ہیں کہ میرا مقصد کیا ہے۔ یعنی جماعت کو متوجہ کرتے ہیں کہ اس مقصد کو کبھی نہ بھلانا :۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اسے دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں" (لیکچر لاہور صفحہ ۴۷، تریاق القلوب ص۱۳)

اس ایک فقرے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقصد بھی بیان فرما دیا۔ اور طریق کار بھی واضح کر دیا۔ فرمایا میرا مقصد تو یہ ہے کہ خدا اس کی پاک ہدایتوں کی طرف بنی نوع انسان کو کھینچوں۔ اور میرا طریق کار یہ ہے کہ حلم کے ساتھ

خلق کے ساتھ اور نرمی کے ساتھ

یہ کام سر انجام دوں۔ لیکن آپ جانتے تھے کہ اس کے باوجود جیسا کہ ہمیشہ سے مقدر ہے، خلق اور حلم اور نرمی کا جواب سختی اور ظلم اور ستم کے ساتھ دیا جائے گا۔ اور نرمی سے اپنی طرف بلانے کی بجائے جبر کے ساتھ اپنی طرف بلایا جائے گا۔ ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو تسلی دی وہ آج بھی آپ کو میں تسلی دیتا ہوں۔ کیونکہ خدا کا

یہ کلام غیر مبدل اور اٹل ہے۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے ہمیشہ کے لئے خدا کا یہ کلام زندہ رہے گا۔ اور قائم رہے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلے کو تمام زمین پر پھیلا دے گا"

پھر فرماتے ہیں :۔

"اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۲)

مقصد کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور اس مقصد کو پورا کرنے کا طریق کیا ہے یہ خوب کھول دیا ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں۔ اور دشمن جب ڈرائے گا تو

حوصلہ نہیں چھوڑنا

دعائیں کرنی ہیں۔ اور یقین میں ادنیٰ سا بھی تزلزل نہیں آنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غالب کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اور اس زمین کے ہر چپے چپے پر غالب کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ یعنی روحانیت کے زور سے اور اللہ کے فضل اور رحم کی طاقت کے ساتھ دلوں پر غلبہ نصیب ہوتا ہے ہمیں۔ حکومتوں پر غلبہ نہیں، انسانوں کے قلوب پر غلبہ ہونا ہے۔ ان کے جسموں پر نہیں۔ اس بات کو ہمیشہ جماعت کو اپنے پیش نظر رکھتے رہنا چاہیئے اور ہمیشہ ان دعاؤں میں اور اس کے علاوہ بہت سی قرآنی دعائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سکھائی ہوئی دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیئے۔ یقین رکھیں کہ لازماً آپ ہی غالب رہیں گے اور لازماً آپ کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے لیکن آپ کو کبھی نہیں مٹا سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا :۔

ایک دعا میں بیان کرنی بھول گیا تھا، وہ بھی بہت اہم دعا ہے اور اس سے دل میں نرمی اور حلم پیدا ہوتا ہے۔ اور غیظ و غضب اور نفرت کی بجائے بنی نوع انسان کی محبت زیادہ جوش مارتی ہے اور وہ بھی مسنون دعا ہے۔ وہ یہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اے خدا ہم پر ظلم کرنے والے نادان ہیں۔ جہالت اور لاعلمی میں ہم پر ظلم کر رہے ہیں۔ ہماری دعا یہی ہے کہ ان کو ہدایت دے۔ اور ان کو اپنی راہ پر ڈال دے۔ پس یہ دعا بھی اگر عربی کے الفاظ میں یاد نہ ہو تو میں نے مضمون بیان کر دیا ہے۔ اس مضمون میں اپنے پر ظلم کرنے والوں کے حق میں ضرور یہ دعائیں کریں کیونکہ مظلوم جب اپنے ظالم کے حق میں دعا کرتا ہے تو ایک خاص موقعہ ہوتا ہے اس میں ایک خاص قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی دعا کو ضرور قبول فرما لیتی ہے۔ ⁂

ارشادِ نبوی ﷺ

"لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَةِ" —!!

(ترجمہ)

سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح نہیں ہو سکتی —!!

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خطبہ جمعہ

انسانی فطرت جب مومن کے قالب میں ڈھلتی ہے تو ایک نیا رنگ اختیار کر لیتی ہے

ان کی خوبیاں تکلیفوں میں اُبھرتی ہیں اور ان کے دبے ہوئے خواص مصیبتوں کے وقت چمک اُٹھتے ہیں!!

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس پر اس کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے!

(کم ہے)

مصیبت کی انتہا کے موجودہ وقت میں پاکستان کی جماعتوں نے قربانی میں بھی انتہا کر دی ہے!!

از حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ١٥ احسان (جون) ١٣٦٣ ہش / ١٩٨٤ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی درج ذیل سورہ توبہ آیت ١١٩ تا ١٢١ کی تلاوت فرمائی:—

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ
اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ
نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ
وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ
الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ
عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ
وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ
وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔

اس کے بعد فرمایا:—

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورہ توبہ کی ١١٩ آیت سے لے کر ١٢١ آیت تک یہ آیات ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ

انسانی فطرت

کے بہت سے لطیف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اور یہ انسانی فطرت جب مومن کے قالب میں ڈھل کر ایک نئی ضیا، ایک نئی چمک پیدا کر لیتی ہے تو اس کا بھی بہت ہی حسین رنگ میں ذکر فرماتا ہے۔ اس میں دو پہلو بڑے نمایاں طور پر پیش فرمائے گئے ہیں۔ ایک پہلو تو ہے کمزور لوگوں کا جو قربانی میں بہت پیچھے ہیں۔ اور جو توقعات اُن سے وابستہ ہیں اُن تو تقاضات پر پورا نہیں اتر رہے۔ اور اس کی جو وجہ بیان فرماتا ہے وہ بظاہر عام دنیا کے حالات سے مختلف اور الٹ وجہ نظر آتی ہے۔ بظاہر تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اگر کسی رہنما کے ساتھ لگ کر تکلیفیں اُٹھانی پڑیں تو انسان کا تعلق اُس سے کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی رہنما کے ساتھ لگ کر نعمتوں سے محرومی حصے میں آئے تو انسان کا تعلق اس سے کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ محبت ٹھنڈی پڑنے لگتی ہے۔ اور بسا اوقات پھر ایسے لوگ تعلق توڑ کر بالکل جدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن بالکل اُلٹ نقشہ کھینچا گیا ہے اور الٰہی جماعتوں میں جب انسانی فطرت کارفرما ہوتی ہے تو بالکل اسی نقشے کے مطابق کام کرتی ہے۔ جہاں تک الٰہی جماعتوں کا تعلق ہے ایسے لوگوں کی بیماری کا تجزیہ کرتے ہوئے، جو کمزوری دکھا رہے ہیں اور جو حق تھا وہ ادا نہیں کر رہے، اس کی وجہ یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ انہوں نے خدا کی راہ میں تکلیفیں نہیں اُٹھائیں۔ یہ آسانی کی زندگی بسر کرنے والے لوگ ہیں جن کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہونے کے بعد طرح طرح کے دکھوں کی آزمائشوں میں سے نہیں گزرنا پڑا۔ اور چونکہ ان کو اس تعلق کے نتیجہ میں مصیبتیں نہیں پڑیں اس لئے یہ کمزور ہیں۔ اس لئے یہ قربانیوں میں پیچھے ہیں۔

اس کے برعکس وہ لوگ جن کو مشکلات پڑتی ہیں جن کو طرح طرح کی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ

قربانی کرنے والوں کی صفِ اوّل میں

ہیں۔ گویا ہر مصیبت اُن کو پیچھے دھکیلنے کی بجائے اور بھی آگے بڑھا دیتی ہے۔ یہ ہے وہ مضمون جس کے متعلق میں نے شروع میں ہی کہا تھا کہ ہے تو انسانی فطرت کی بات لیکن انسانی فطرت جب مومن کے قالب میں ڈھلتی ہے تو ایک نیا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ اور اُس وقت جو مضمون ظاہر ہوتا ہے نفسیات کا اُس کی بحث قرآن کریم فرما رہا ہے۔ فرماتا ہے:—

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔

کہ اے وہ لوگو جو تقویٰ اختیار کرتے ہو اللہ کا دو ہی گروہ ہیں۔ یا سچوں کے یا جھوٹوں کے۔ یا سچوں کا گروہ ہے یا جھوٹوں کا گروہ ہے۔ تو ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ سچوں کے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ اور اس کے بعد صرف یہ کہہ کر بات چھوڑ نہیں دی گئی بلکہ جیسا کہ قرآن کریم کا طریق ہے انگلی پکڑ کر پھر رستوں پر چلاتا ہے۔ جو دعویٰ کرتا ہے وہ دکھاتا ہے۔ کہ دیکھو کمزوروں کے چہرے ایسے ہوتے ہیں۔ سچوں کے چہرے ایسے ہوتے ہیں۔ جھوٹوں کے ایسے ہوتے ہیں۔ اور خوب اچھی طرح پہچان کرا دیتا ہے تاکہ کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہے کہ ہمیں کہہ تو دیا گیا تھا کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ لیکن ہم پہچان نہیں سکے۔ دھوکا کھا گئے۔ غلطی سے جھوٹوں کو سچا سمجھ بیٹھے۔ چنانچہ اس عنوان کے تحت یہ ایک عنوان ہے دراصل

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ سچوں میں شامل ہو جاؤ۔ اس عنوان کے تحت پھر

دو گروہوں کا تعارف

فرماتا ہے۔ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ ۔

مدینہ کے بعض لوگوں میں سے اور اُن میں سے جو اَعراب کہلاتے ہیں یعنی بَدُو۔ اردگرد بسنے والے لوگ ہیں، اُن کو یہ زیبا نہیں تھا۔ اُن کے لئے یہ مناسب نہیں تھا اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں۔ اور جس طرف رُخ کرکے وہ چلے اُس طرف رُخ کرکے وہ نہ چلنا شروع کردیں۔ زیب نہیں دیتا ان کو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے قدم تو کسی اَور سمت میں اُٹھ رہے ہوں اور ان کے قدم کسی اَور سمت میں اُٹھ رہے ہوں۔ وہ آگے بڑھ رہا ہو اور یہ پیچھے رہ رہے ہوں۔

دُوسری بات یہ زیب نہیں دیتی وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِھِمْ عَنْ نَّفْسِہٖ کہ وہ اپنے نفوس کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نفس پر ترجیح دینے لگ جائیں۔ اپنے آرام کا زیادہ خیال رکھیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے آرام کا کم خیال رکھیں۔ اپنے دِل کی باتوں کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مرضی پر فوقیت دینے لگیں۔ فرماتا ہے یہ اُن کے لئے زیبا نہیں تھا، مناسب نہیں تھا۔ مگر فرماتا ہے کیوں ایسا ہُوا؟

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ لَا یُصِیْبُھُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، یہ محض اِس لئے ہُوا ہے کہ اُن کو مُصیبت نہیں پہنچی، اُن کو تکلیف نہیں اُٹھانی پڑی۔ نہ پیاس کی، نہ مشقّت کی، نہ دھوپ کی؛ اللہ کے راستے میں انہوں نے یہ تکلیفیں نہیں اُٹھائیں۔ اور یہ تعلق ایسا ہے دینی تعلق کہ تکلیف کے نتیجے میں مضبُوط ہوتا ہے۔ کمزور نہیں پڑتا۔ چنانچہ اسی مضمون کو حضرت مُصلح موعود رضؓ بیان فرماتے ہیں ایک نظم میں کہ ؎

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کُندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو، دِل جلتے ہیں جل جانے دو

تو فرمایا کہ

یہ سونا صفت لوگ

ہوتے ہیں خُدا کے مومن بندے۔ یہ آگ میں پڑتے ہیں تو کُندن بن جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان تو لے آئے ہیں لیکن تم ان میں کُندن کی سی چمک نہیں دیکھ رہے ان کا اتنا قصور بھی نہیں ہے۔ وہ ابھی آگ میں ڈالے نہیں گئے۔ جب وہ بھی آگ میں ڈالے جائیں گے تو اُن میں سے بھی بہت سے لوگ چمک چمک کر نکلیں گے۔ اور نئی شانیں اُن کو بھی عطا کی جائیں گی۔ اِس مضمون میں ساتھ ہی

اِبتلاء کا فلسفہ

نہایت ہی پیارے رنگ میں، نہایت ہی عُمدہ پیرائے میں بیان فرمادیا گیا۔ جب سے آدم دُنیا میں تشریف لائے، حضرت اقدس محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وقت تک کہ جب مذہب اپنے درجۂ کمال کو پہنچا۔ اور معراج کے مقام پر داخل ہُوا۔ تمام مذہب کی تاریخ محفوظ ہے۔ اور ایک بھی نبی ایسا نہیں ملتا جس کو خدا تعالیٰ نے پھُولوں کی سیجوں پر چلنے کا حکم دیا ہو۔ سب کے رستے میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں۔ طرح طرح کی مصیبتیں اُن پر پڑتی ہیں۔ کئی قسم کی تکالیف اُن کو دی جاتی ہیں۔ اُن کے ساتھ بھی قوم ظلم کا سُلوک کرتی ہے اور اُن کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ظُلم کا سلوک کرتی ہے۔ اور ایک نادان یہ سوچ سکتا ہے اور کئی ایسے نادان ہیں جو سوال کرتے ہیں اور بعضوں نے اپنی کتابوں میں بھی یہ اعتراض اُٹھائے ہیں کہ تم کہتے ہو انبیاء خُدا کے پیارے ہوتے ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ذکر کرتے ہو کہ خدا کے بہت محبُوب تھے۔ تو اگر خُدا کو اتنا ہی پیار تھا تو اتنی مُصیبتوں میں کیوں مُبتلا کر دیا تو اِس آیت میں ضمناً اِس فلسفے کا بھی ذکر فرمادیا کہ یہ تو ایک ایسی سرشت رکھنے والی جماعت ہوتی ہے خدا کی جماعت، خدا پر ایمان لانے والوں کی، کہ اُن کی خوبیاں تکلیفوں میں اُبھرتی ہیں۔ اور اُن کے دبے ہوئے خواص مصیبتوں کے وقت چمک اُٹھتے ہیں۔ جتنا زیادہ اُن پر مصیبت پڑتی ہے جو خدا کی تقدیر کے مطابق خاص اندازوں کے مطابق ڈالی جاتی ہے اور اس اندازے میں یہ بات ملحوظ رکھی جاتی ہے کہ اُن کی استطاعت کتنی ہے۔ اُن کی توفیق کتنی ہے۔ اُس توفیق کے مطابق اُن کو آنچ دی جاتی ہے۔ اور اُس آنچ کے نتیجے میں پھر وہ چمک کر ایک نئی قوم بن جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ کا ذکر کرکے فرماتے ہیں ؎

صَادَفْتَھُمْ قَوْمًا کَرَوْثٍ ذِلَّۃً ۝ فَجَعَلْتَھُمْ کَسَبِیْکَۃِ الْعِقْیَانِ

کہ اسے میرے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ تُو نے اِس قوم کو ایک گوبر اور غلاظت کی طرح حقیر اور گری پڑی چیز کے طور پر پکڑا۔ فَجَعَلْتَھُمْ کَسَبِیْکَۃِ الْعِقْیَانِ اور دیکھو

کیسا مُعجزہ دِکھایا

کہ سونے کی ڈلیوں میں تبدیل کر دیا۔ یہ جو دو مختلف جنسیں ہیں ایک گندگی کی اور دُوسری سونے کی چمکتی ہوئی ڈلی۔ اِن دونوں کے درمیان جو فاصلے ہیں وہ مُصیبتوں اور دُکھوں کے فاصلے ہیں، کونسا مُعجزہ تھا جس نے اُن کو تبدیل کیا وہ یہی معجزہ تھا کہ صحابہؓ کو جس حالت میں پکڑا ہے وہ اپنی دُنیا کے عیش وعشرت میں مُبتلا تھے۔ دُنیا کی آسائشوں میں پڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اُن کو دُکھوں کی چکی میں داخل کیا ہے۔ اور ایک طرف سے وُہ گندگی داخل ہو رہی تھی اور دُوسری طرف سے چمکتی ہوئی سونے کی ڈلیاں نکل رہی تھیں۔

تو یہ وہ مضمون ہے جس کو خدا تعالےٰ قرآن کریم میں یہاں کھول کر بیان فرما رہا ہے۔ کہ دیکھو! جب مُصیبت پڑتی ہے الٰہی جماعتوں پر تو اُن کو مٹانے کے لئے اور کمزور کرنے کے لئے نہیں پڑا کرتی۔ اُن کے دبے ہوئے خواص کو چمکانے کے لئے، اُبھارنے کے لئے، صیقل کرنے کے لئے مُصیبتیں اُن پر عائد کی جاتی ہیں۔ اور نتیجہ بتاتا ہے کہ یہ ایک نظام کے تابع بات ہوئی ہے۔ نتیجہ بتاتا ہے کہ حوادث کی کوئی اتفاقی چکّی نہیں تھی۔ کیونکہ اُن حوادث کو جو مومنوں پر ڈالے جاتے ہیں ان کو اجازت نہیں دی جاتی کہ مومنوں کو پیس ڈالیں۔ بلکہ بالکل برعکس نتیجہ اُن کی ذات پر وہ پیدا کرتے ہیں۔

اِس ذکر کے بعد پھر اللہ تعالےٰ ایک اَور مضمون میں اِس آیت کو داخل فرما دیتا ہے اور رفتہ رفتہ مومنوں کا ذکر شروع ہوجاتا ہے اور اس میں بھی ایک بہت ہی باریک انسانی فطرت کا پہلو اُجاگر کرکے پیش فرمایا گیا ہے۔

امرِ واقعہ یہ ہے

کہ جتنے بھی قُربانی کرنے والے ہیں اُن کے مختلف طبقات ہیں۔ مختلف ترقی کے درجے پر وہ کھڑے ہوتے ہیں۔ جتنا زیادہ انسان اپنی ذہنی نشو ونما میں بلند مقام پر پہنچا ہُوا ہو جتنا زیادہ اُس کے جذبات لطیف ہوں اُتنا ہی قُربانی کا پھل بھی لطیف ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ عام ظاہری موٹی موٹی چیزوں کے بدلوں کی طرف تھوکتا بھی نہیں۔ وہ زیادہ لطیف بدلہ چاہتا ہے اپنی قربانیوں کا۔ اور سب سے زیادہ انسان کی پہنچ قُربانی کے معاملے میں یہ ہے کہ مقابل پر اُس کو مادّی طور پر کچھ نہ دیا جائے۔ لیکن جس شخص کے لئے قُربانی کی گئی ہے جس محبوب کے لئے کچھ کیا جا رہا ہے اُس کو معلوم ہوجائے اور صرف معلوم ہونا ہی اُس کی جزا بن جاتی ہے۔ اَدنیٰ آدمی جو چھوٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں انسانیت کے، اُن کی قربانی کے اندر کچھ نہ کچھ بدلے کے پہلو موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے لَا تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرْ، تم ایسے احسان نہ کیا کرو کہ جس کے نتیجے میں مقابل پر کچھ بدلے بھی چاہتے ہو۔ تمہاری نیتوں میں یہ بات داخل ہوجائے کہ کچھ نہ کچھ فیض تو مل ہی جائے گا۔ جس طرح ہمارے زمیندار پنجاب میں کمیوں پر احسان کرتے ہیں اور پھر سو دفعہ جتاتے بھی ہیں اور جب بیماری ہو تو کہتے ہیں فلاں وقت تم روٹی کے وقت تو آگئے تھے بھُوک کے وقت تو آگئے تھے۔ اب ہمیں تکلیف ہے تو مُٹھی چاپی کے وقت تمہیں خیال نہیں آیا۔ تو یہ بہت ہی گھٹیا قسم کی قُربانیاں، یہ گھٹیا قسم کے تحفے ہیں۔

مومن کا مقام

بہت ہی بلند ہے۔ اور جب خُدا مومن کا ذکر کرتا ہے تو سب سے اعلیٰ درجہ کی فطرتِ انسانی کا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ یہ امرِ واقعہ ہے کہ جب انسان قُربانی کرے تو بدلہ تو بہرحال چاہتا ہے۔ یہ بات تو غلط ہے کہ بدلہ نہیں چاہتا۔ لیکن اس کا بدلہ لطیف ہوتا چلا جاتا ہے۔ اُس کے اِحساسات اس کے تصوّرات کی چمک دمک کے مطابق اس کے بدلے کا تصوّر بھی ساتھ پالش ہوتا چلا جاتا ہے چنانچہ مائیں جب بچّوں کے لئے قربانیاں کرتی ہیں تو صرف یہی جذبہ پیشِ نظر ہوتا ہے کہ ان کو معلوم ہو کہ ہم اُن کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ چنانچہ پنجابی میں کہا جاتا ہے "سُتّے پُتّر دا مُنہ کی چُمنا" اگر سویا ہُوا ہو بچّہ تو کہتے ہیں اس کو پیار کرنے کا کیا فائدہ۔ اُس کو پتہ ہی نہیں لگنا کس نے پیار کیا۔ فائدہ کیا ہوگا۔ پتہ تو ضرور لگنا چاہیئے۔ لیکن اِس پتہ لگنے میں اور ریاکاری میں پھر آگے فرق پڑ جاتا ہے۔ ریاکار لوگ وہ ہوتے ہیں کہ اگر پتہ نہ لگے تو قُربانی ہی نہیں کرتے۔ لیکن

سچّے پیار کرنے والے

اور محبت کرنے والے چاہتے تو یہی ہیں، یہ فطرتِ انسانی کا ایک حصّہ ہے۔ اس سے وہ ہٹ نہیں سکتے۔ جُدا نہیں ہو سکتے۔ چاہتے تو یہی ہیں کہ محبُوب کو ہماری قربانیوں کا پتہ تو چلے کہ کس نے کیا کیا ہے اس کے لئے۔ لیکن اگر نہ بھی پتہ چلے تو قُربانیوں سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ بچّے جو بے ہوش ہوتے ہیں، بعض ایسے بچّے بھی ہیں جو حادثات میں بے ہوش ہوگئے اور کئی کئی مہینے بلکہ بعض بچّوں کو میں جانتا ہوں، کئی سال سے ایک بچّی ہے جو بے ہوش پڑی ہے۔ لیکن ماں ہے جو خدمت سے باز نہیں آتی۔ مسلسل دِن رات اُس کے لئے وقف ہے۔ تو سچّا پیار اور سچّی محبت چاہتی تو یہی ہے کہ پتہ لگ جائے اُس دوست کو جس کے لئے مَیں قُربانی کر رہا ہوں۔ لیکن اگر نہ پتہ چلے تب بھی وہ قُربانی سے باز نہیں آتا سچّی محبت کرنے والا۔

اس کے برعکس ریاکار جو ہیں اُن کا بالکل اُلٹ منظر ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ریاکاروں کا ذکر کر کے گویا مومنوں کو اُن سے ممتاز کرتا ہے۔ اور ریا کے خطروں سے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ متنبہ فرماتا ہے۔ ایسی عجیب کتاب ہے یہ تربیت کی کہ فطرت کا کوئی باریک سے باریک پہلو بھی نہیں چھوڑتی۔ بہرحال ریاکار کا جو فلسفہ بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک پتہ لگتا رہے قربانی کرتا رہتا ہے۔ جب پتہ نہ لگے تو بسا اوقات قربانی لینے لگ جاتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جاحظ نے کتاب البخلاء میں

ایک بڑا دلچسپ واقعہ

لکھا ہے وہ کہتا ہے ایک بخیل کے پاس میں مہمان ٹھہرا تو جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا۔ حالانکہ میں سوچا کرتا تھا کہ لوگ مبالغے کرتے ہیں۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا کوئی۔ لیکن اس کے معاملے میں یہ بات درست تھی۔ جیسا سُنا ویسا پایا۔ کہتے ہیں ایک ہی تکیہ تھا۔ تو رات اس نے مجھے کہا کہ اس تکیئے کے ایک سرے پر تم سر رکھ لو اور دوسرے پر میں سر رکھ لیتا ہوں۔ اور اس طرح دونوں آرام سے سوتے ہیں۔ میں نے کہا ایک تو گندا تھا مجھے کراہت آرہی تھی۔ دوسرے مجھے خیال آیا کہ نہ اس کو نیند آئے گی نہ مجھے۔ سر ٹکرا رہے ہوں اور تکیہ ایک ہو تو کس طرح سو سکتے ہیں دو مختلف مزاج کے مرد؟ میں نے بہت تکلف کیا۔ لیکن اس نے کہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ میری مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ چنانچہ اس وقت مجھے شک پڑا، یہ ایک ایسا موقعہ ہے جہاں بتانے والوں نے مبالغہ کر دیا تھا۔ ایسا یہ نہیں ہے۔ آخر ایک مبالغہ پکڑا ہی گیا۔ تو اُس کے تکلف کے نتیجے میں، بے انتہا اصرار کے نتیجے میں، جاحظ لکھتا ہے کہ میں مجبور ہو گیا اور میں نے بھی اسی تکیئے پر سر رکھ دیا۔ لیکن نیند کہاں آنی تھی مجھے۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے جب محسوس کیا کہ سو گیا ہوگا تو آرام سے میرا سر اُٹھا کر زمین پر رکھ دیا۔ اور تکیہ پورا نکال لیا۔ تو یہ ریاکاری ہے۔ عام جو قربانی کے نتیجے میں علم ہونا بالکل اور بات ہے۔ لیکن جب علم نہ ہو تو جو کچھ ہے وہ بھی کھینچ لو سر کے نیچے سے۔ یہ ہے ریاکاری اور جھوٹ۔ تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہماری اس بات پر نظر ہے کہ تمہارا دل چاہتا ہے کہ جس کی خاطر قربانی کر رہے ہو اُس کو علم ہو۔ لیکن تم سے زیادہ ہماری اس بات پر نظر ہے کہ تمہیں یہ علم ہو کہ ہمیں علم ہے۔

ایک عجیب نیا مضمون

داخل فرما دیا ہے اس کے اندر۔ یعنی محبت کے تعلقات میں اللہ تعالیٰ نے ایک نیا پہلو داخل فرما دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ تمہارے اور ہمارے معاملے میں ایک فرق ہے۔ تم بسا اوقات بھول جاتے ہو کہ جس کی خاطر قربانی کر رہے ہو اُس کی تم پر نظر ہے بھی کہ نہیں۔ اور قربانی کرتے چلے جا رہے ہوتے ہو۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم بھول بھی جاتے ہو تب بھی ہم نظر ڈال رہے ہوتے ہیں محبت کی۔ ایک ادنیٰ سا پہلو بھی تمہاری قربانی کا ایسا نہیں ہے جس پر ہماری نظر نہ پڑ رہی ہو۔ چنانچہ جب مومنوں کا ذکر چلتا ہے آگے دراصل تو وہیں سے شروع ہو گیا تھا کہ تمہیں یہ تکلیف نہیں پہنچی مُراد یہ تھی کہ جن کو پہنچی ہے اُن کی حالت اور ہو چکی ہے۔ جن کو خدا کے رستے میں دُکھ ملے ہیں ان کی تو کیفیت بدل گئی ہے۔ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر خصوصاً اُن مومنوں کا جو محسن ہیں۔ یعنی اپنی نیکیوں کے اندر ایک خاص حُسن پیدا کر دیتے ہیں۔ اُن کا اجر خُدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اس موقعے پر نیکی کا حُسن کیا ہے؟ کہ اس بات کو بھول کر کہ کسی کو علم ہو بھی رہا ہے کہ نہیں، قربانی کے میدان میں اپنی استطاعت کے مطابق قربانی دیتے چلے جا رہے ہیں۔ فرماتا ہے، لیکن ہمارا یہ حال ہے وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَۃً صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی بھی اور بڑی سے بڑی چیز بھی ایسی نہیں جو مومن خدا کی راہ میں خرچ کر رہا ہو۔ اور

اللہ کی محبت کی نظر

اُس پر نہ پڑ رہی ہو۔ کوئی دولت کا فرق اس مضمون میں فرق نہیں ڈال سکتا۔ غربت اور امارت ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر چھوٹا سا ایک تنکا بھی انسان خدا کی راہ میں قربان کرنے کی سکت رکھتا ہے اور وہ کرتا ہے تو خدا یہ فرماتا ہے کہ تم تو شاید اس قربانی سے شرما رہے ہو۔ اور واقعہ یہ ہے کہ بعض لوگ حقیر قربانی پیش کرتے ہیں تو سو معذرتیں بھی ساتھ کرتے ہیں کہ بڑی سخت شرم آرہی ہے۔ یہ تو پیش کرنے والی چیز کوئی نہیں۔ لیکن مجبور ہیں۔

اللہ فرماتا ہے کہ ہم تمہاری قربانیوں سے نہیں شرماتے۔ ہم تو ان کو قبول فرماتے ہیں۔ اُن پر محبت کی نظر ڈالتے ہیں۔ وَلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ اور کوئی ایسی وادی نہیں ہے جہاں وہ قدم رکھتے ہوں مگر اُن کے لئے عملِ صالح لکھ دیا جاتا ہے۔ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کے اعمال کے بہترین حصے کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

اس میں ایک حصہ مضمون کا بیچ میں سے رہ گیا تھا میں اسے بیان کر دوں جس کا خاص طور پر آج کل کے حالات سے تعلق ہے۔

وَلَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ۔

فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں

کمزور اور پیچھے رہنے والے

انہوں نے کبھی ان وادیوں میں قدم نہیں رکھا جہاں جب وہ قدم رکھتے ہیں تو کفار غیظ کی نگاہیں ڈالتے ہیں ان پر اور بڑی نفرت سے اُن کو دیکھتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ مومن وہ ہے جس کا ہر قدم غیر کو غصہ دلا رہا ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کی ہر حالت ہر شکل میں دشمن کو غیظ دلا رہی ہوتی ہے۔ یعنی قدم بھی اُٹھاتے ہیں تو دشمن غیظ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہ مضمون ہے وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا۔ اور ان کو دشمنوں سے دکھ پہنچتا ہی رہتا ہے مسلسل دلآزاری ہوتی چلی جاتی ہے۔ فرماتا ہے یہ جب ہو رہا ہوتا ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ اُن کے ساتھ حسن و احسان کا معاملہ نہ کرے۔ کیونکہ اُن کی ساری زندگی ایسی شکل اختیار کر جاتی ہے خدا کی محبت میں کہ غیر اللہ اُن سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اور شدید دلآزاری کرتا ہے۔ ہر قدم پر اُن کو دُکھ پہنچاتا ہے۔ بلکہ فرمایا کہ وہ گلیوں میں چل رہے ہوں گے، قدم اُٹھا رہے ہوں گے تو دیکھنے دیکھ رہے ہوں گے غصّے کے ساتھ کہ آخر یہ قدم کیوں اُٹھا رہے ہیں۔ ایسی نفرت پیدا ہو جاتی ہے اُن سے کہ اُن کے لئے جینا دوبھر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

پاکستان میں آج کل جو حالات پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی

ہے وہ یہی ہے۔ شدید نفرت کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔ اور یہ محض اللہ کا احسان اور فضل ہے کہ اس مرتبہ عوام الناس اس دھوکے میں مُبتلا نہیں ہو رہے۔ اخبارات وقف ہیں ریڈیو اور ٹیلیویژن وقف ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نہایت جھوٹے اور گھناؤنے الزام لگانے پر۔ اخبارات کے منہ کالے ہوئے ہوئے ہیں گندگی اُچھال اُچھال کے۔ ایسا تعفن ہے جو ختم ہی نہیں ہونے میں آرہا۔ روزانہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب احمدیوں پر یا احمدیت پر نہایت ہی گندے۔ بھیانک۔ جھوٹے مکروہ الزام نہ لگا رہے ہوں۔ اور ساری جماعت بڑی تکلیف میں مُبتلا ہے۔ کوئی سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ سلسلہ کیوں ختم نہیں ہوتا۔ آخر گندگی کی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ ایک بدرَو کو بھی صاف کریں تو آخر صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن مطالبات کی ایسی بدرَو جاری ہے جو کسی قیمت پر ختم ہونے میں نہیں آرہی۔ اور اس طرح جھوٹ بولا جا رہا ہے کھُلم کھُلا کہ گویا حیا کا کوئی تصور ہی باقی نہیں رہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر

آپؐ کے منبر پر کھڑے ہو کر بے انتہا افترا پردازی سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور جانتے ہیں سُننے والے کہ جھوٹے لوگ ہیں۔ اس قدر کھُلم کھُلا جھوٹ، ایسا بے بنیاد جھوٹ، اور اجازت ہے، کوئی ان کو پکڑ نہیں۔ کوئی ان کو روکنے والا نہیں۔ کوئی ان کو تہذیب سکھانے والا نہیں ہے۔

ان حالات میں جو اس وقت پاکستان کے احمدیوں کی حالت ہے، وہ نقشہ کھینچا جا رہا ہے یہاں دراصل۔ آپ جہاں چلتے ہیں، جن گلیوں میں آپ کو دیکھ کر تو کسی کو غصّہ نہیں آتا۔ اگر آتا بھی ہوگا تو وہ ریس کے نتیجے میں آتا ہے، کالے ہیں ان پر غصّہ کرو۔ لیکن یہ غصّہ تو نہیں آتا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام چل رہے ہیں، ان پر غصّہ کرو۔ یہ حالت آج پاکستان میں ہے۔ اس آیت کی تصویر بنا ہوا ہے پاکستان کہ احمدی جہاں نظر آتا ہے وہاں مولویوں کو غصّہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ یہ بیان فرما رہا ہے کہ جب میری خاطر تم نفرتوں کا نشانہ بنائے جاتے ہو تو ہو کیسے سکتا ہے کہ میں تم سے بے انتہا محبت نہ کروں۔ بھلا ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے ظلم کو اس طرح دیکھوں جیسے میرا تم سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ سب کچھ میری خاطر، میرے منہ کے لئے کر رہے ہو۔ چنانچہ اسی محبت کو اُبھارنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں ؎

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

کیسا عجیب انداز ہے پیار کو اُبھارنے کا اور

یہی مقصد ہے زندگی کا

فرماتے ہیں کوئی پرواہ نہیں تجھے خدا پہنچا دے یہ بات کہ تیرے عشق میں ایک دیوانہ اس طرح تڑپتا رہا ہے اور تیری خاطر ساری دُنیا اُس کو کافر و ملحد و دجال کہہ رہی ہے۔ دن رات اس کو گالیاں دے رہی ہے۔ تجھے علم ہو جائے تو میں راضی ہوں۔ یہی میری جنت ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں کو بتاتا ہوں کہ تمہیں وہ جنت نصیب ہو چکی ہے۔ کوئی نفرت کی نگاہ ایسی نہیں ہے جو تم پر پڑتی ہو۔ اور اُس کے مقابل پر محبت کی نگاہیں میں نہ ڈال رہا ہوں۔ کوئی دُکھ تمہیں نہیں پہنچ رہا جس کے متعلق میں ارادہ نہ کر چکا ہوں کہ اُسے بے انتہا فضلوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ کوئی اندھیرا نہیں ہے۔ جس میں سے تم میری خاطر گزر رہے ہو۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو روشنیوں میں تبدیل نہ کیا جائے گا۔ تم نے بہت ہی حسین نظارے دکھائے۔ مگر خُدا احسن رنگ میں تمہیں بدلے عطا فرمائے گا۔

یہ ہے وہ مضمون جس کو قرآن کریم نے نہایت ہی لطیف پیرائے میں بیان فرمایا۔ اور آج اس مضمون کی تصویریں پاکستان میں کثرت سے بن رہی ہیں۔ اس لئے

بکثرت دُعا کریں

اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے کہ اللہ ان کو حوصلے دے۔ اور اُن کی توجہ ہمیشہ اس بات کی طرف رہے کہ جس ذات کی خاطر ہم یہ کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ رہی ہے۔ ایک لمحہ بھی خدا کی حضوری سے باہر نہ کٹے اُن کا۔ کیونکہ اگر یہ علم ہو کہ میرے محبوب کو معلوم ہو رہا ہے تو پھر کوئی دُکھ دُکھ نہیں رہا کرتا۔ پھر اعلیٰ صفات کا انسان اپنے اعلیٰ مقاصد کو پا جاتا ہے۔ وہی اُس کی جنت ہوتی ہے۔ وہی اُس کا بدلہ ہوا کرتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اس ضمن میں یہ بھی خوشخبری میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں پر جس قسم کے حالات ہیں اُس کے نتیجے میں اُن کی

قربانی کا جذبہ بہت زیادہ اُبھر چکا ہے

اللہ کے فضل کے ساتھ۔ ابھی مجھے جو اطلاع ملی ہے ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے اُس اطلاع سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان مخدوش حالات میں چندہ گرنے کی بجائے پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ اور ۱۰ ر تاریخ تک ابھی بجٹ کا کافی عرصہ باقی ہے یعنی بیس دن وصولی کے باقی ہیں۔ اور ان بیس دنوں کے اندر یعنی ۱۰ ر سے لے کر آخر ماہ تک عموماً رقمیں زیادہ آیا کرتی ہیں۔ تو ناظر صاحب اعلیٰ نے مجھے یہ اطلاع دی ہے کہ ناظر صاحب بیت المال کی اطلاع کے مطابق اب تک گزشتہ سال سے اکتیس لاکھ روپے زائد وصول ہو چکے ہیں خدا کے فضل و احسان کے ساتھ۔ تو عجیب یہ جماعت ہے، کون دُنیا میں اس جماعت کو شکست دے سکتا ہے؟ کون اس سے ٹکر لے سکتا ہے؟ یہ مختلف لوگ ہیں۔ ان کا عام دُنیا کے انسانوں کو تصوّر بھی نہیں ہو سکتا کہ کیا مخلوق خدا نے پیدا کر دی ہے۔ وہی مخلوق ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے پیدا فرمائی تھی۔ اور آپؐ کے سوا کوئی پیدا کر بھی نہیں سکتا۔ یہ معجزہ ہر کس و ناکس کے بس میں ہے ہی نہیں کہ حقیر گندے دُنیا کے کیڑوں کو اُٹھائے مٹھی میں اور پھر وہ بنا کے رکھ دے جو محمد رسول اللہ صلعم کے صحابہؓ تھے۔ یا جو آج احمدی خدا کے فضل سے پاکستان میں بس رہے ہیں۔ یا باقی دُنیا میں بس رہے ہیں۔

ہر ایک کا یہی حال ہے

دراصل بعضوں پر ابتلا آ گیا ہے۔ اور انہوں نے اپنی وفا کے ساتھ، اپنے خلوص کے ساتھ اپنی اندرونی خوبیوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو قرآن کریم کے بیان کے مطابق منتظر ہیں۔ جب اُن کو آزمائش میں ڈالا جائے گا تو وہ بھی ویسے ہی صادق ثابت ہوں گے۔ تو اللہ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اور اس پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے کہ مصیبت کی انتہاء کے وقت بھی پاکستان کی جماعتوں نے قربانی میں بھی انتہاء کر دی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وفاقی شرعی عدالت میں مدلّل اور کامیاب بحث

قادیان: ۲۲ وفاء (جولائی)۔ پریس اینڈ پبلیکیشن یونٹ احمدیہ مُسلم ایسوسی ایشن برطانیہ کے انچارج مکرم رشید احمد صاحب چوہدری کے دستخط سے مورخہ ۱۵/۷/۸۴ کو جاری ہونے والے پریس ریلیز میں وفاقی شرعی عدالت لاہور میں نمائندگان جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی مدلّل اور کامیاب بحث کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ:-

الحمد للہ آج کی بحث نہایت عمدہ اور خوشگوار ماحول میں کامیابی کے ساتھ ہوئی۔ اطاعت اُولو الأمر کے ضمن میں شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار، اسلام میں جبر و اکراہ اور مذہبی آزادی کے تصوّر اور اذان کی بحث کے علاوہ عمومی بحث بھی ہوئی۔ بحث کے بارہ میں معتبر غیر احمدی معزز حضرات کے بھی بہت اچھے تاثرات ہیں۔

درخواستِ دُعا: مکرم سید برکات احمد صاحب آف اندور (ایم۔پی) کو مثانہ پر کینسر ہے۔ بمبئی میں آپریشن ناکام ہو جانے کی وجہ سے اب امریکہ علاج کے لئے گئے ہیں۔ آپریشن کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کو صحت و تندرستی عطا کرے۔ آمین

خاکسار:- مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۸۴/۷/۴ کو خاکسار نے مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر کی بیٹی عزیزہ مکرمہ امۃ العزیز یاسمین سلمہا کے نکاح کا اعلان مکرم شاہ محمود احمد صاحب ابن مکرم پروفیسر شاہ شکیل احمد صاحب مرحوم گیا کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر یونیورسٹی کیمپس سرینگر میں کیا۔ خطبہ نکاح میں اسلامی احکامات کی روشنی میں مختصراً فلسفۂ نکاح پر روشنی ڈالی۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب کے کشمیر یونیورسٹی سے کثیر تعداد میں غیر احمدی و غیر مسلم احباب شامل ہوئے۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم شاہ محمود احمد صاحب کی والدہ مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ نے مبلغ پچاس روپے اور مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب نے مبلغ یکصد روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ خیراً۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر

جنرل ضیاء الحق کی نرالی اسلام پرستی

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ صدر ضلع کانگریس کمیٹی (آئی) گورداسپور

سارے ہندوستان میں کسی جگہ مسجد بنانے یا مسجد میں اذان دینے پر کوئی پابندی نہیں۔ ہمارے پنجاب میں اس وقت سکھوں کی اکثریت ہے۔ لیکن کسی جگہ مسلمانوں پر اذان دینے پر کوئی روک نہیں۔ حکومت نے چنڈی گڑھ کی آبادی کے وقت وہاں مسجد کی تعمیر کے لئے گنجائش رکھی۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ جالندھر وغیرہ میں مساجد آباد ہیں۔ جو غیر مسلموں کی رواداری کی مُنہ بولتی تصویر ہیں۔ قریب میں بعض مقامات پر انصاف پسند سکھوں نے اپنے سکھ بھائیوں سے مساجد خالی کرا کر مسلمانوں کے قبضہ میں دی ہیں۔ اور اس الزام کو غلط ثابت کیا ہے کہ سکھ مسلمانوں کو اذان دینے سے روکتے تھے۔ البتہ جنرل ضیاء الحق نے پاکستان میں حال ہی میں احمدیوں کو اذان دینے سے روک دیا ہے۔ اور اب احمدی بغیر اذان کے نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ سکھوں کی رواداری کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ قادیان اور مالیر کوٹلہ کی کئی مساجد ۱۹۴۷ء سے آباد ہیں۔ حال ہی میں جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ کیا تو بھارت کے راشٹرپتی نے بڑی خوشی سے یہ تحفہ قبول کیا! سکھوں کے دانشوروں میں ترجمہ بہت مقبول ہو رہا ہے۔

جنرل ضیاء الحق نے نہ صرف جماعتِ احمدیہ کا ترجمۂ قرآن ضبط کیا بلکہ اقوام متحدہ کے منظور شدہ چارٹر کے مطابق حاصل شدہ انسانی حقوق یعنی آزادئ مذہب اور آزادئ پرچار کے حق سے بھی محروم کر کے ان کی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے، اور ان میں اذان دینے پر پابندی لگا دی اور ان افعال کو قابلِ تعزیر فوجداری جُرم قرار دیا۔ جس کے خلاف دلیل۔ وکیل اور اپیل کا حق بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ چودہ سو سال کے بعد اسلام پرستی اور اسلام نوازی کا نیا نمونہ سامنے آیا ہے

ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

متفرقات زرنگل میں تبلیغ بقیہ صفحہ اول

لہذا احباب و جماعتوں کی طرف سے ایک ہفتہ - دو ہفتہ - ایک مہینہ - دو مہینے - تین مہینے کے لئے اپنے آپ کو وقف عارضی کے تحت پیش کر کے آندھرا جائیں اور وہاں صوبائی تبلیغی کمیٹی کے پروگرام کے تحت کام کریں -

اس تعلق میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد - صدر صوبائی تبلیغی کمیٹی مکان ۱۱-۵-۱۴۸ ریڈ ہل حیدر آباد ۴ آندھرا کو اپنی پیشکش سے اطلاع دیں - اللہ تعالیٰ جماعتوں کی اجتماعی کوششوں کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے اس تحریک میں پیشکش کرنے والے احباب کو اخراجات سفر - مقامی نقل و حرکت - اخراجات طعام خود یا اپنی جماعتوں کو برداشت کرنے چاہئیں - اور محترم صدر صاحب صوبائی تبلیغی کمیٹی کو اپنے نام بھجواتے ہوئے اس امر کی وضاحت ضرور فرمائیں کہ وقف عارضی کے پروگرام کے تحت کام کرنے کے عرصہ میں وہ خود اپنے اخراجات برداشت کریں گے یا ان کی جماعتیں برداشت کریں گی - یا صوبائی تبلیغی کمیٹی کو ان کے اخراجات کا انتظام کرنا ہوگا ۔

دُعائے مغفرت

افسوس! کہ میرے والد مکرم شیخ آدم صاحب مقیم کیرنگ (اڑیسہ) ۲۰؍جون کو وفات پاکر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن -

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند - سلسلہ احمدیہ کا درد رکھنے والے خدا دوست مخلص اور فدائی احمدی تھے - آپ نے دور ملازمت میں ایک عرصہ تک جودوار جماعت میں صدر جماعت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دینے کی سعادت پائی اللہ تعالیٰ تمام افراد خاندان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے - احباب جماعت سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے - بغرض تحریک دُعا مبلغ ۱۲/ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے گئے ہیں - خاکسار - شیخ محمود احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ بدر

برائے صوبہ جات یوپی - بہار - بنگال - اڑیسہ

احباب جماعتہائے احمدیہ صوبہ یوپی، بہار، بنگال اور اڑیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر بحیثیت نمائندہ بدر درج ذیل تفصیل کے مطابق بدر کی توسیع اشاعت اور اس کے لئے مخلصین جماعت کا تعاون حاصل کرنے نیز وصولی بقایاجات کی غرض سے مورخہ ۴/۸/۸۴ سے دورہ شروع کر رہے ہیں - جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے اپنے اپنے حلقہ میں ان تمام مقاصد کی تکمیل کے لئے مکرم مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے -

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۴ ۸/۸۴		راوڑ کیلہ	۱ ۹/۸۴	۲	۳ ۹/۸۴
دہلی	۴ ۸/۸۴	۲	۶		جمشید پور	۴	۲	۶
صالح نگر	۷	۱	۸		موسی بنی مائنز	۶	۳	۹
ساندھن	۸	۲	۱۰		سورو	۱۰	۱	۱۱
امروہہ	۱۱	۱	۱۲		بھدرک	۱۱	۱	۱۲
بریلی	۱۲	۱	۱۳		کٹک	۱۲	۱	۱۳
شاہجہانپور - کٹھیا	۱۳	۲	۱۵		کرڈاپلی	۱۳	۱	۱۴
لکھنؤ	۱۵	۱	۱۶		ہزکال	۱۴	۱	۱۵
کانپور	۱۶	۲	۱۸		سونگھڑہ	۱۵	۲	۱۷
پٹنہ	۱۹	۱	۲۰		بھوبنیشور	۱۷	۱	۱۸
بھاگلپور	۲۱	۱	۲۲		کیرنگ	۱۸	۲	۲۰
برہ پورہ	۲۲	۱	۲۳		سنگکنہ	۲۱	۲	۲۳
خانپور ملکی	۲۳	۲	۲۵		قادیان	۲۶ ۹/۸۴	-	-
کلکتہ	۲۶	۵	۳۱ ۸/۸۴		-	-	-	-

پروگرام دورہ نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ جات جموں کشمیر، کیرالہ اور تامل ناڈو کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندگان درج ذیل تفصیل کے مطابق متعلقہ مجالس کی تجنید، عہدیداران کے انتخاب، تشخیص بجٹ، پڑتال حسابات اور وصولی چندہ جات لازمی و تعمیر ایوان خدمت فنڈ کی غرض سے عنقریب دورہ شروع کر رہے ہیں - قائدین مجالس، عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے اپنے اپنے حلقہ میں ان تمام امور کی کماحقہٗ تکمیل کے لئے نمائندگان مجلس مرکزیہ کے ساتھ بھرپور اور مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے -

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم برائے صوبہ جموں کشمیر

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی		نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۸/۸۴		رشی نگر	۲۸ ۸/۸۴	۲	۳۰ ۸/۸۴
بھدرواہ	۱۱ ۸/۸۴	۲	۱۳		ماندوجن	۳۰	۱	۳۱
سرینگر	۱۳	۲	۱۵		مانلو	۳۱	۱	۱ ۹/۸۴
ہاری پاری گام	۱۵	۲	۱۷		ادنہ گام ترکپورہ	۲ ۹/۸۴	۱	۳
باڑی پورہ	۱۷	۲	۱۹		بڑھانوں براستہ جموں	۴	۲	۶
چک امیرچھ	۱۹	۱	۲۰		کالابن لوہارکہ	۶	۲	۸
نونہ ملی	۲۰	۱	۲۱		چارکوٹ	۸	۲	۱۰
ناصرآباد	۲۱	۲	۲۳		نشیندرہ	۱۰	۲	۱۲
شورت	۲۳	۲	۲۵		دیرہ دلیاں	۱۲	۱	۱۳
کوریل	۲۵	۱	۲۶		واپسی قادیان	۱۴ ۹/۸۴	-	-
آسنور	۲۶	۲	۲۸		-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم زین الدین صاحب حامد برائے صوبہ کیرالہ و تامل ناڈو

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی		نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱ ۸/۸۴		پلی پرم	۲۱ ۸/۸۴	۱	۲۲ ۸/۸۴
مرکرہ	۳ ۸/۸۴	۲	۵		چیلاکرا	۲۲	۱	۲۳
موگرال منجیشور	۵	۱	۶		چاواکاڈ	۲۳	۱	۲۴
پینگاڈی	۶	۲	۸		آترا پورم	۲۴	۱	۲۵
کینانور	۸	۲	۱۰		ارنا کلم	۲۵	۱	۲۶
کوڈالی مٹانور	۱۰	۱	۱۱		آلیپی	۲۶	۱	۲۷
کالیکٹ	۱۱	۲	۱۳		کروناگاپلی	۲۷	۲	۲۹
کوڈیاتھور	۱۳	۱	۱۴		رخصت ایام برائے قیام	حاتم نگر		
پتہ پیریم	۱۴	۱	۱۵		سانگن کولم	۸ ۹/۸۴	۱	۹ ۹/۸۴
کرولائی	۱۵	۱	۱۶		سنکرن کوئل	۹	۱	۱۰
کالکلم	۱۶	۱	۱۷		میلاپالیم	۱۰	۲	۱۲
وانی یمبلم	۱۷	۱	۱۸		مدراس	۱۳	۳	۱۶
موربانکنی - الانلور	۱۸	۲	۲۰		قادیان	۱۹ ۹/۸۴	-	-
منارگھاٹ - پالگھاٹ	۲۰	۱	۲۱		-	-	-	-

دُعائے مغفرت

افسوس مکرم عبد الحلیم صاحب ساکن بھاگلپور (بہار) مورخہ ۶/۶/۸۴ بوقت ۴ بجے شام وفات پاگئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ــــ مرحوم بہت نیک - پابند صوم و صلوٰۃ اور سادہ طبیعت رکھنے والے مخلص احمدی تھے - آپ نے کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پانے کی سعادت حاصل کی تھی سلسلہ کے کاموں کو بڑے شوق اور لگن سے انجام دیتے اور مرکزی نمائندگان سے کماحقہٗ تعاون فرماتے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے -

خاکسار - محمد معین خان بھاگلپور

برطانیہ اور مغربی جرمنی میں دو نئے مراکز کے قیام کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نئی مالی تحریک کا اعلان

از محترم ناظر صاحب بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان

اس پُر آشوب زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشاء اور تائید و نصرت کے ساتھ آج سے تقریباً ایک صدی قبل جماعتِ احمدیہ کا قیام حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ عمل میں آیا تھا اور ہر قسم کی مشکلات اور مخالف حالات کے باوجود اس عرصہ میں اپنے خاص فضل و کرم سے اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو عظیم الشان ترقیات سے نوازا ہے جب کبھی جماعت پر ابتلاء اور مشکلات کا دور آیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تائید و نصرت فرمائی ہے اور ترقیات کے نئے نئے سامان پیدا کئے ہیں۔ نیز افراد جماعت کے دلوں میں بھی ہر ابتلاء کے موقعہ پر اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے جانی و مالی قربانیاں کرنے کا ایک نیا جذبہ پیدا ہوتا رہا ہے جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کو اپنے بے شمار افضال و انعامات سے نوازا ہے۔

اب پڑوسی ملک میں نام نہاد "خدمت اسلام" کے نام پر وہاں کی حکومت کی طرف سے افراد جماعت پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اگرچہ اُس کی وجہ سے ہمارے دل مغموم ہیں اور ساری دُنیا میں مقیم افراد جماعت اس کے باعث پریشان ہیں اور تکلیف محسوس کر رہے ہیں اور سب بارگاہ ربّ العزت میں ان مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دست بدعا ہیں۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ خطبات و ارشادات میں احباب جماعت کو تسلی دیتے ہوئے بار بار ذکر فرمایا ہے کہ:-

"دعاؤں کے ذریعہ سے اپنے دلوں کے بخارات نکالیں اللہ پر توکل رکھیں اور اُس سے بے وفائی نہ کریں پہلے کب اُس نے آپ کو تنہا چھوڑا ہے جو آج چھوڑ دیگا۔ ......

...... یہ سب مظالم بڑے حوصلے اور تحمل کے ساتھ برداشت کریں ظلم کی کوئی تحریک ہماری مسکراہٹوں کو ہم سے نہیں چھین سکتی ......"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات اور ارشادات میں جماعت احمدیہ کے لئے مخالفین کی طرف سے پیدا کی جا رہی مشکلات اور اُن کی سازشوں کی ناکامی و نامرادی اور اس کے بالمقابل احباب جماعت کو آئندہ حاصل ہونے والی خوشیوں اور ترقیات کی بشارت دیتے ہوئے اپنے تازہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۸۴ء میں جماعت کی طرف سے برطانیہ اور مغربی جرمنی میں دو نئے مراکز قائم کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ اور تمام دُنیا کے احمدیوں کو اس تحریک میں حصہ لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ کے متعلق حضور نے فرمایا:-

"یہ ایک ایسی جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ...... کیسے ممکن ہے کہ خدا اس جماعت کو مٹنے دے۔۔ بڑے بڑے متکبر آئے ہیں اس جماعت کو مٹانے کے لئے اور خود مٹ کر صفحہ ہستی سے غائب ہو گئے اور بھی بہت آئیں گے کیونکہ جماعت کا جو راستہ ہے یہ تو راستہ ہی قربانیوں کا راستہ ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بزدلوں کو خدا نہیں مٹنے دے سکتا جن کے اندر خدا کی محبت ٹھاٹھیں مار رہی ہو اور جو کچھ خدا نے دیا ہے وہ پیش کرتے ہیں اور پھر روتے ہیں کہ ہم پیش کچھ نہیں کر سکے۔۔۔ جماعت کے اندر جو اخلاص بڑھ رہا ہے پہلے سے محبت بڑھتی جا رہی ہے قربانی کی روح بڑھتی چلی جا رہی ہے ...... وہ ساری ایسی چیزیں ہیں جو ساتھ ساتھ زخموں کو مندمل کرتی چلی جاتی ہیں۔ ورنہ جس قسم کے حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے وہ کوئی زندہ رہنے والے حالات نہیں ہیں جماعت کا اخلاص ہی ہے جو بچائے چلا جا رہا ہے ......

...... اس لئے اس خدا سے کبھی شکوہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جو مصیبتوں کے وقت میں بھی ایسے فضل اور انعام لے کر آتا ہے صبر کا معیار بڑھائیں شکر کا معیار بھی بڑھائیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دن بدن کتنی ترقیات عطا فرمائے گا اور ابھی اُس کے نزدیک یہ ابتلاء کا دور ہے انعام کے دروازے ابھی کھلنے والے ہیں ...... اللہ کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔"

حضور نے اس خطبہ میں اس سے قبل اپنے ایک خطبہ میں برطانیہ اور مغربی جرمنی میں دو نئے مراکز قائم کرنے کے سلسلہ میں صرف یورپ اور امریکہ کے احمدی احباب کو مالی قربانی کی تحریک فرمائی تھی مگر اس تازہ خطبہ فرمودہ ۲۹ر جون ۱۹۸۴ء میں تمام احباب جماعت کے جذبۂ اخلاص اور قربانی کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اس لئے میں اپنے فیصلہ کو بدلتا ہوں اور یورپ اور امریکہ کے علاوہ ساری جماعت کو اجازت دیتا ہوں اس کے لئے (مراد مندرجہ بالا ہر دو مراکز کے قیام کے سلسلہ میں مالی قربانی کے لئے) جس جس جگہ سے کوئی مخلص پیش کرنا چاہے وہ پیش کر دے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مذکورہ خطبہ جمعہ کیسٹ کی شکل میں موصول ہوا ہے۔ جس سے یہ خلاصہ نوٹ کیا گیا ہے۔ حضور کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن موصول ہونے پر اُمید ہے کہ جلد اخبار بدر میں شائع ہو جائے گا۔ تاہم اس مضمون کے ذریعہ میری جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ اس مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نقد ادائیگی کے علاوہ وعدہ جات کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس کی ادائیگی ایک سال کے اندر اندر (ماہ جولائی ۱۹۸۵ء تک) ہو جائے اگرچہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد میں اس کی وضاحت نہیں ہے تاہم یہ مالی تحریک عارضی معلوم ہوتی ہے۔ جملہ عہدیداران مال اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور کی اس بابرکت تحریک کو جملہ افراد جماعت تک پہنچا کر ان کے وعدہ جات اور وصولی کی فہرستیں جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ مکرم محاسب صاحب کے نام اس غرض کے لئے بھجوائی جانے والی رقوم کے بارہ میں وضاحت کے ساتھ یہ لکھا جائے کہ یہ رقم "نئے مراکز" کے لئے ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد عالیہ پر عمل کرنے اور حسب توفیق اس مالی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں آپ سب کے اموال و نفوس میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ہفتہ قرآن مجید

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تحریر ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۱۶ر اگست تا ۲۲ر اگست ۱۹۸۴ء ہے تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن منانے کا اہتمام کریں اور قرآن مجید کے احکامات اور تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اس ہفتہ میں تقاریر کریں۔ قرآن کریم میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم۔ قرآن کریم دائمی کتاب ہے۔ قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی۔ سچا مذہب اسلام ہے۔ ہستی باری تعالیٰ۔ خلق کائنات اور نظام عالم۔ انسان کی پیدائش کی غرض۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔ پردہ کی اصل غرض۔ تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم۔ جہاد کبیر (تبلیغ و اشاعت قرآن)۔ عبادت اور دعا کی ضرورت۔ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ۔ تفہیم القرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں قرآن مجید کے احکامات وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔

تمام عہدیداران مبلغین و معلمین و احباب جماعتِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منائیں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

○ — مکرم شمس الدین خاں صاحب سورو اور اُن کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے ○ — مکرم شیخ شمس الدین صاحب احمدی بھدرک کی جوان سال بیٹی کو ایک تشویشناک عارضہ لاحق ہوا ہے۔ کامل صحت کے لئے ○ — عزیز محمد سلطان صاحب ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ کے میڈیکل کالج میں داخلہ کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

حصہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کر دینا بہتر ہے

جن مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں کرنے کا عہد کیا ہے وصیت کے مطابق انہیں اپنا حصہ جائیداد تو ضرور ادا کرنا ہے لیکن موصی حضرات کے لئے مناسب یہی ہے کہ اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد اس عہد کو پورا کرتے ہوئے حصہ جائیداد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں کیونکہ بعض اوقات ورثاء موصی کی وصیت کے مطابق حصہ جائیداد کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں یا حصہ جائیداد کی ادائیگی نہیں کرتے اور یہ امر موصی کے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے اور تابوت کو قادیان لانے کی اجازت دیئے جانے یا موصی کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگائے جانے میں مانع ہو جاتا ہے۔

اسی طرح موصی حضرات اس امر کو بھی ذہن نشین کریں کہ اگر کوئی مزید جائیداد پیدا کریں تو قواعد کی رو سے ایسی جائیداد کی اطلاع (معہ مارکیٹ ریٹ کے) مجلس کارپرداز کو دیں۔

اس لئے موصی حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی وصیت کا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش فرما دیں تاکہ بوقت وفات موصی کی وصیت کا حساب صاف رہے۔

موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال میں باقساط ادا کر سکتا ہے۔

ضروری ہوگا کہ تشخیص جائیداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا تفصیلاً معہ ان کی موجودہ مارکیٹ کی رو سے قیمتوں کا ذکر کرے۔

اگر جائیداد کے کسی جزو کی تشخیص کروانی مطلوب ہو تو اس کو معین کرنا ضروری ہوگا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ولادتیں

(۱)؛۔۔۔ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ سہگل آف کلکتہ نے اپنی بچی عزیزہ یاسمین سلمہا اہلیہ مکرم زبیر احمد صاحب کے ہاں بچی تولد ہونے کی خوشی میں ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ارسال کئے ہیں۔ بچی کا نام "نازنین فرح" تجویز کیا گیا ہے۔ عزیزہ نومولودہ کے نیک، صالح اور خادم دین ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔۔۔ امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

(۲)؛۔۔۔ مکرم کے پی بشیر احمد صاحب مالا باری مینیجر نصرت پرنٹنگ پریس کینانور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳/۴ ۸۴ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "منصور احمد" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین سے نومولود کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ٹی ایم محمد مالا باری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۱/۷ ۸۴ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب ابن مکرم رحیم الدین صاحب رانچی (سلسلہ) کا نکاح عزیزہ کشور تبسم سلمہا بنت مکرم حافظ شیخ الٰہی بخش صاحب مرحوم خانپور ملکی (بہار) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب نے اس خوشی میں ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ جزاہ اللہ خیراً۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دہلی میں احمدیہ مسجد و دار التبلیغ کی تعمیر

احباب جماعت کو یہ خوشخبری سن کر مسرت ہوگی کہ ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی میں جماعت احمدیہ کی مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کرنے کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور قبضہ لے کر چار دیواری بنا دی گئی ہے۔ الحمد للہ۔ اب جلد ہی نقشہ کی منظوری لے کر تعمیر کا کام شروع کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تعمیر مسجد احمدیہ و دار التبلیغ دہلی کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیہ جات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جن احباب نے وعدہ جات لکھوائے ہیں وہ جلد سے جلد وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ جلد رقوم اکٹھا کر کے دفتر محاسب کو مد "تعمیر مسجد احمدیہ دہلی" میں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اراکین مجلس انصار اللہ متوجہ ہوں

جملہ اراکین مجالس ہائے انصار اللہ بھارت آئندہ دو سال کے لئے ناظمین اعلیٰ صوبہ جات۔ ناظمین اضلاع اور زعماء انصار اللہ کے انتخاب کروا کر فوری لغرض منظوری بھجوائیں۔ اگر تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر انتخابات مجالس نہ آئے تو دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور زعماء کرام کی نامزدگی کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ کر کے ممنون فرمائیں گے۔

جملہ مبلغین کرام صدر صاحبان سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

صوبہ گجرات میں مقیم احمدی احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں

صوبہ گجرات میں عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ایک تبلیغی وفد بمبئی سے روانہ ہوگا۔ براہ کرم صوبہ گجرات میں مقیم احمدی احباب۔ یا جن احمدی احباب کے رشتہ دار عزیز و اقارب یا دوست موجود ہیں ان کے پتہ جات مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو جلد بھجوا دیں۔ شکریہ

خاکسار
محمد حمید کوثر

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
17, Y.M.C.A. ROAD. BOMBAY-400008

پروگرام دورہ

سیکرٹریان شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے سیکرٹریان بھارت کی فعال اور مستعد مجالس میں اطفال کی تنظیم قائم کرکے اُن کی تجنید، تشخیص بجٹ اور وصولی چندہ جات کی غرض سے درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ قائدین مجالس عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے اپنے اپنے حلقہ میں اِن تمام اہم امور کی تکمیل میں سیکرٹریان شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے بھرپور اور مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مطلوب احمد صاحب خورشید برائے صوبہ اڑیسہ

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
بھدرک	۸ ۸/۸۴	۲	۱۰ ۸/۸۴	غنچہ پاڑا	۲۲ ۸/۸۴	۱	۲۳ ۸/۸۴
سورو	۱۰	۲	۱۲	نالبر کوٹ	۲۳	۱	۲۴
کٹک	۱۲	۲	۱۴	کوٹ پلہ	۲۴	۱	۲۵
کیندرا پاڑہ	۱۴	۲	۱۶	بھوبنیشور	۲۵	۲	۲۷
سونگھڑہ	۱۶	۲	۱۸	کیرنگ	۲۷	۳	۳۰
کرڈاپلی	۱۸	۲	۲۰	نرگاؤں	۳۰	۱	۳۱
پینکال	۲۰	۲	۲۲	واپسی بھدرک	۳۱ ۸/۸۴	—	—

پروگرام دورہ مکرم محمد سعادت اللہ صاحب برائے آندھرا و کرناٹک

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
سیندا پور کاماریڈی	۱۰ ۸/۸۴	۲	۱۲ ۸/۸۴	دیودرگ	۱۹ ۸/۸۴	۱	۲۰ ۸/۸۴
جڑچرلہ	۱۲	۱	۱۳	شیموگہ	۲۱	۲	۲۳
چنتہ کنٹہ، وڈمان	۱۳	۲	۱۵	بنگلور	۲۴	۳	۲۷
یادگیر	۱۵	۲	۱۷	حیدرآباد	۲۸	۴	۱ ۹/۸۴
گلبرگہ	۱۷	۱	۱۸	سکندرآباد	۱ ۹/۸۴	۱	۲ ۹/۸۴
تیماپور	۱۸	۱	۱۹	—	—	—	—

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب طارق برائے جموں و کشمیر

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
کالابن	—	—	۱۰ ۸/۸۴	رشی نگر	۲۸ ۸/۸۴	۲	۳۰ ۸/۸۴
بھدرواہ	۱۱ ۸/۸۴	۲	۱۳	مانڈی جن	۳۰	۱	۳۱
سری نگر	۱۳	۲	۱۵	مانلو	۳۱	۱	۱ ۹/۸۴
ہاری پاری گام	۱۵	۲	۱۷	اونہ گام ترکپورہ	۲ ۹/۸۴	۱	۳
باڑی پورہ	۱۷	۲	۱۹	بڈھا نوی براستہ جموں	۴	۲	۶
چک امیر جموں	۱۹	۱	۲۰	کالابن لوہارکہ	۶	۲	۸
نورنہ مٹی	۲۰	۱	۲۱	چارکوٹ	۸	۲	۱۰
ناصرآباد	۲۱	۲	۲۳	شینڈرہ	۱۰	۲	۱۲
ستھورت	۲۳	۲	۲۵	درہ دلیاں	۱۲	۱	۱۳
کوٹلی	۲۵	۱	۲۶	واپسی کالابن	۱۴ ۹/۸۴	—	—
آسنور	۲۶	۲	۲۸	—	—	—	—

درخواستہائے دعا — مکرم ظہور حسین صاحب دانی پیردہ (مدھیہ پردیش) اپنی مشکلات کی دوری اور دین کی خدمت کی توفیق پانے نیز بچوں کے نیک خادم دین بننے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد اسماعیل صاحب الہی برائے تامل ناڈو و کیرالہ

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
مدراس	۳ ۸/۸۴	۳	۶ ۸/۸۴	کرولائی	۱ ۹/۸۴	۲	۳ ۹/۸۴
سیلاپالم	۷	۲	۹	کلکلم	۳	۲	۵
کرد ناگاپلی	۱۰	۲	۱۲	کوڈیاتھور	۵	۲	۷
الیپی	۱۲	۲	۱۴	کالیکٹ	۷	۳	۱۰
الیپی میں رخصت بغرض یوم	۱۴	۱۰	۲۴	کینانور-کڈلائی	۱۰	۲	۱۲
ارناکولم	۲۴ ۸/	۱	۲۵	کوڈالی	۱۲	۲	۱۴
آترا پورم	۲۵	۱	۲۶	پینگاڈی	۱۴	۲	۱۶
پلی پورم	۲۶	۲	۲۸	موگرال منجیشور	۱۶	۲	۱۸
منارگھاٹ	۲۸	۲	۳۰	مرکرہ	۱۸	۲	۲۰
مریاکنی - الانلور	۳۰	۲	۱ ۹/۸۴	مینگلور	۲۰ ۹/۸۴	—	—

پروگرام دورہ مکرم منیر الحق صاحب برائے صوبہ بنگال

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
کلکتہ	۱۰ ۸/۸۴	۳	۱۳ ۸/۸۴	ہجرت پور-ابراہیم پور	۱۸ ۸/۸۴	۲	۲۰ ۸/۸۴
برلیشہ	۱۳	۱	۱۴	رائے گرام	۲۰	۱	۲۱
ہوگلہ	۱۴	۱	۱۵	تال گرام	۲۱	۱	۲۲
جنگلہ	۱۵	۱	۱۶	امام نگر	۲۲	۱	۲۳
کبیرہ	۱۶	۲	۱۸	واپسی کبیرہ	۲۴ ۸/۸۴	—	—

پروگرام دورہ مکرم سید آفتاب احمد صاحب نیر برائے صوبہ یوپی و بہار

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
خانپور ملکی	۱۵ ۸/۸۴	۳	۱۸ ۸/۸۴	کانپور	۳ ۹/۸۴	۲	۵ ۹/۸۴
مونگھیر	۱۸	۲	۲۰	سانڈھن	۵	۲	۷
بھاگلپور	۲۰	۲	۲۲	صالح نگر	۷	۲	۹
برہ پورہ	۲۲	۲	۲۴	شاہجہانپور	۹	۲	۱۱
سملیہ	۲۵	۲	۲۷	کٹھیا	۱۱	۱	۱۲
جمشید پور	۲۸	۲	۳۰	امروہہ	۱۲	[illegible]	[illegible]
موسنی بنی مائنز	۳۰	۳	۲ ۹/۸۴	قادیان	—	—	—

قادیان میں شادی و رخصتانہ کی تقریب

مورخہ ۸/۷/۸۴ کو قادیان میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کے بیٹے عزیز مکرم الحاج رفیق احمد صاحب امینی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل انکا نکاح عزیزہ مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ نمو بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا۔ جس پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ بارات مکرم قریشی فضل حق صاحب کے مکان پر پہنچی یہاں پر بچی عزیزہ کے رخصتانہ کے سلسلہ میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ رات نو بجے کے قریب مکرم قریشی صاحب نے اپنی بچی کو رخصت کیا۔

مورخہ ۱۰/۷/۸۴ کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے چار صد کے قریب احباب و مستورات کو اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ پر مدعو کیا۔ محترم مولانا امینی صاحب نے خوشی کے اِس موقعہ پر مبلغ پچاس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآنِ مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE: 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER —(AND)— ALL TIPES OF ORNAMENTS. IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS.

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN -143516.

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام" مِنْ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس } نمبر ۵-۲-۱۸۰ نامپلی اسٹیشن روڈ حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

AUTOCENTRE تار کا پتہ :-

23 - 5222 }
23 - 1652 } ٹیلیفون نمبر :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں -

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/2/54 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA,

BOMBAY - 8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز -!!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے -!!

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

اجمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :- **Royal AGENCY**
C.B. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میں
فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)
فون نمبر :- ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ
(پتہ)
نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے